

دروغہ کو دیکھو ہر طرف کا بر

تین
اہم کتاب
اثبت حیات الانبیاء

رامت

اِظْهَرِ الْحَقَّ لِلْمُسْكِينِ بِالْحَقِّ

مع موت المحقق العادل باظهار الحق في رد تحقيق الحق

مفتی محمد رفیع رحمانی
اعلیٰ مدرسہ دارالافتاء
کراچی

ابو محمد حفص مولانا مفتی عبدالحمید حقانی بن مولانا عبدالرحیم حقانی جلدی صوالی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق و زهق الباطل

(اور العلوم دیوبند اور اکابر علماء کرام سے تصدیق شدہ)

انظہار الحق للمتسکین بالحق

تین اہم مسائل اثبات حیات الانبیاء، کرامت اور عذاب قبر

موت الحق الجاہل بانظہار الحق (فی رد تحقیق الحق)

یعنی مختصری مقاماتی اہل سنت والجماعت
سے خارج کیوں؟

تالیف

ابو محمد مفتی عبد الحمید حقانی بن مولانا عبد الرحیم حقانی بن عبد الرحیم (مروانی)

فہرست

نمبر شمار

تقریبات

نمبر شمار	تقریبات
۱۱	(۱) مفتی اعظم ہند مفتی محبوب الرحمن صاحب (مفتی دارالعلوم دیوبند)
۱۵	(۲) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب
۱۳	(۳) شیخ القرآن، الحمد للہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب
۱۴	(۴) شیخ القرآن، الحمد للہ مفتی حضرت مولانا ڈاکٹر سعید شیر علی شاہ المدنی صاحب
۱۵	(۵) شیخ القرآن حضرت مولانا محمد حسن جان المدنی صاحب
۱۶	(۶) شیخ القرآن حضرت مولانا مفتی سیف اللہ حقانی صاحب (مفتی دارالعلوم حقانیہ)
۱۷	(۷) شیخ القرآن حضرت مولانا غریب اللہ صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند)
۱۸	(۸) شیخ القرآن حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند)
۱۹	(۹) شیخ القرآن حضرت مولانا علامہ حمید رضا صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند)
۲۰	(۱۰) شیخ القرآن مفتی چاند بادشاہ صاحب
۲۱	(۱۱) شیخ القرآن حضرت مولانا ربی بہادر صاحب
۲۲	(۱۲) تعارف
۲۳	(۱۳) وہابی کیسے کہتے ہیں؟ وہابیت کی مختصر تاریخ
۲۴	(۱۴) عبدالوہاب نجدی علامہ شافعی کی نظر میں
۲۵	(۱۵) عبدالوہاب نجدی علامہ دیوبندی کی نظر میں
۲۶	(۱۶) تقلید کے بارے میں دیوبند اور وہابیوں کا موقف
۲۷	(۱۷) تقلید کے بارے میں ایک مثال
۲۸	(۱۸) حضور ﷺ کی زیارت کے بارے میں علامہ دیوبند اور وہابیوں کا موقف

اعجاز الحق مفسرین بالحق

نام کتاب	تقریبات
(حیات الانبیاء کرامت اور مذاہب قبر)	۱۰۰۰
ابو محمد حضرت مفتی عبدالحمید حقانی بن مولانا عبدالرحیم حقانی جیلانی (ممد علی)	۲۰۰۵
آصف رضا (جیلانی) محمد طیب (زید)	۲۰۰۹
۳۱۱۰ روپے	۲۴۰۰
حافظ قاری عبدالغنی باچہ مالکی (جلی ایس سی کیمبر سائنس)	۱۱۰۰
اشاعت اول	۲۰۱۲
اشاعت دوم	۲۵۰
اشاعت سوم	۲۵۰
اشاعت چہارم	۲۵۰
اشاعت پنجم	۲۵۰
مفہمات	۲۵۰
ناشر	جامعہ احیاء العلوم بمبئی صوبائی

0346-9753192 / 0346-5256133

ملنے کے چے

مکتبہ فاروق اعظم، اوتھان پلازہ، پشاور روڈ چار سمنہ مذہبی کتب خانہ کالج، جنگی پشاور
مکتبہ سرفاروق شاہ فیصل کالونی کراچی نمبر ۵ اسلامی کتب خانہ غوری ناؤن کراچی نمبر ۵
مکتبہ اعلیٰ احمد تاجران کتب سام کتب مارکیٹ غوری ناؤن کراچی نمبر ۵
مکتبہ لدھیانوی شہید اسلام کتب مارکیٹ غوری ناؤن کراچی نمبر ۵

فہرست

نمبر شمار	صفحہ
(۱۸) توسل کے بارے میں علامہ محمد نذیر دہلوی کا عقیدہ	۲۹
(۱۹) حیات النبی ﷺ کے بارے میں علامہ محمد نذیر دہلوی کا عقیدہ	۳۰
(۲۰) المسند علیہ السلام پر علامہ محمد نذیر دہلوی کی تصدیقات	۳۱
(۲۱) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تقریریں	۳۱
(۲۲) قیور میں حیات الانبیاء علیہم السلام	۳۲
(۲۳) عقیدہ حیات الانبیاء قرآن کی روشنی میں	۳۳
ہی آیت وسطی من ارسلنا من قبلك	
(۲۴) تفسیر کبیر میں مذکور آیت کی تفسیر، تفسیر مظہری	۳۴
تفسیر النبی، تفسیر قرطبی	۳۵
(۲۵) علامہ انور شاہ کشمیری کی اس آیت پر استدلال	۳۷
(۲۶) "میری آیت ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ..."	۳۷
(۲۷) تفسیر جامعین کے حاشیہ پر ان آیت کی تفسیر	۳۷
(۲۸) تفسیر روح المعانی میں اس آیت کی تفسیر، تفسیر مظہری، تفسیر معارف القرآن	۳۸
(۲۹) حافظ ابن حجر کا آیت مذکورہ پر استدلال حیات الانبیاء	۳۹
(۳۰) حدیث کبیرہ سیدہ جہمہ رضی اللہ عنہا کی رائے گرامی، علامہ قاضی شوکانی کی رائے گرامی	۳۹
(۳۱) تیسری آیت وَلَقَدْ عَلِمْنَا مَوْسٰی الْكَثَّابَ فَلَا تُكِن	۴۰
فی مریۃ من لقائہ	
(۳۲) تفسیر مظہری میں مذکور آیت کی تفسیر	۴۱
تفسیر معارف القرآن، تفسیر ابن کثیر	

فہرست

نمبر شمار	صفحہ
(۳۳) علامہ شبیر احمد عثمانی کی تفسیر تفسیر موضح القرآن، تفسیر بحر محیط تفسیر روح المعانی	۴۲
(۳۴) مفتی اعظم محمد رفیع صاحب کی رائے گرامی	۴۳
(۳۵) حیات الانبیاء علیہم السلام احادیث کی روشنی میں	۴۳
(۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی پہلی حدیث	۴۳
(۳۸) حدیث مذکورہ کی صحت کے بارے میں علامہ اسحاق جلال کی تفصیلی آراء	۴۴
(۳۹) انور شاہ کشمیری کی رائے، علامہ عثمانی سے اس کی تشریح	۴۴
(۴۰) حافظ ابن حجر سے اس کی تشریح	۴۴
(۴۱) ملا علی قاری سے اس کی تشریح	۴۵
(۴۲) علامہ ذکریا سے اس کی تشریح، علامہ شیخ عبدالحق سے اس کی تشریح	۴۵
(۴۳) علامہ جلال الدین سیوطی سے اس کی تشریح	۴۵
(۴۴) مجدد الف ثانی سے اس کی تشریح، علامہ عبدالمؤید مہدوی، علامہ عظیمی	۴۵-۴۶
علامہ سمیع الدینی، تاج فیض شوکانی، علامہ محمد ادریس کاندھلوی فرماتے ہیں	۴۷
(۴۵) حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں اوس ابن اوس کی حدیث	۴۷
(۴۶) حدیث کی صحت کے بارے میں محدثین عظام کے اقوال	۴۹
(۴۷) حافظ ابن کثیر، امام مہدوی، علامہ انور شاہ کشمیری	۴۹
(۴۸) علامہ محمد سر فراز خان صفدر صاحب نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔	۴۹
(۴۹) ملا علی قاری نے بھی اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر، علامہ عثمانی، علامہ مہدوی	۵۰
علامہ ابن قیم، علامہ ذہبی، علامہ عبدالحق، شیخ عبدالحق دہلوی	۵۰
علامہ ادریس کاندھلوی فرماتے ہیں۔	۵۰

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
(۵۰)	ایک اعلیٰ علمی و ادبی کتاب	۵۱
(۵۱)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث	۵۲
(۵۲)	مذکورہ حدیث کی صحت کے بارے میں محدثین کے اقوال	۵۳
(۵۳)	حافظ ابن کثیر، علامہ ابن قاری، علامہ زرقانی،	۵۳
(۵۴)	علامہ ابن ابی عمیر، علامہ قاضی شافعی	۵۳-۵۴
(۵۵)	مولانا شرف علی تھانوی کی حدیث کے قائلانہ بیان فرماتے ہیں	۵۴
(۵۶)	علامہ ابن قاری سے روایت کی گئی ہے	۵۴
(۵۷)	ایک اعلیٰ علمی و ادبی کتاب کے بارے میں	۵۴
(۵۸)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث	۵۷
(۵۹)	مذکورہ حدیث کے بارے میں محدثین کی آراء	۵۹
(۶۰)	حافظ ابن کثیر، علامہ ابن قاری، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۵۹-۶۰
(۶۱)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۵۹
(۶۲)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۵۹
(۶۳)	ایک اعلیٰ علمی و ادبی کتاب کے بارے میں	۵۹
(۶۴)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۶۰-۶۱
(۶۵)	مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا قاسم، مولانا قاسم	۶۱-۶۲
(۶۶)	مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا قاسم، مولانا قاسم	۶۳
(۶۷)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث	۶۳
(۶۸)	حدیث کی صحت کے بارے میں علامہ کرامی کی آراء	۶۴

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
(۶۹)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۶۴
(۷۰)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۶۵
(۷۱)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۶۶
(۷۲)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۶۶
(۷۳)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث	۶۷
(۷۴)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۶۷
(۷۵)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں حضرت انس بن مالکؓ	۶۷
(۷۶)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ	۶۸
(۷۷)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۶۸
(۷۸)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں کرامی، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۶۹
(۷۹)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۶۹-۷۰
(۸۰)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۰
(۸۱)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۱
(۸۲)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۱-۷۲
(۸۳)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۲
(۸۴)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۲-۷۳
(۸۵)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۳
(۸۶)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۳-۷۴
(۸۷)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۴
(۸۸)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۴-۷۵
(۸۹)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۵
(۹۰)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۵-۷۶
(۹۱)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۶
(۹۲)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۶-۷۷
(۹۳)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۷
(۹۴)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۷-۷۸
(۹۵)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۸
(۹۶)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۸-۷۹
(۹۷)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۹
(۹۸)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۷۹-۸۰
(۹۹)	علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۸۰
(۱۰۰)	حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں علامہ ابن کثیر، علامہ ابن کثیر	۸۰-۸۱

فہرست

نمبر شمار	صفحہ	موضوع
(۱۰۶)	۱۰۶	کرامت، جس میں پند
(۱۱۱)	۱۱۱	غلاب قبر۔ قبر میں کون سا ہے؟
(۱۱۸)	۱۱۸	غلاب صاحب غلاب قبر کا اثر ہے۔ دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ
(۱۱۹)	۱۱۹	مفسرین کے زراعت قبر کا مضمون، قبر کا مضمون اور امام غزالی
(۱۲۰)	۱۲۰	حدیث فقہی، دینی میں قبر کا مضمون، غلاب، کرامت کے ایک قبر کا مضمون
(۱۲۱)	۱۲۱	قرآن مجید کی روشنی میں غلاب قبر
(۱۲۲)	۱۲۲	مفتی محمد رفیع صاحب کی تحقیق
(۱۲۳)	۱۲۳	قبر میں جس سے روح کا تعلق، دفن کے بعد روح اپنا وقت کہاں گزارتی ہے
(۱۲۴)	۱۲۴-۱۲۵	غلاب قبر اور مفتی محمد رفیع صاحب کی تحقیق ہے، حدیث حضرت عائشہ
(۱۲۵)	۱۲۵	حدیث میرزا محمد رفیع صاحب کی تحقیق، غلاب قبر میں
(۱۲۶)	۱۲۶	حدیث حضرت ابی غلاب غلابی، حدیث حضرت زید بن ثابت
(۱۲۷)	۱۲۷	حدیث حضرت انس
(۱۲۸)	۱۲۸	غلاب قبر کے شہادت کے واقعات
(۱۲۹)	۱۲۹-۱۳۰	حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ، روایت حسن بصری
(۱۳۰)	۱۳۰	قبر میں پیش آنے والے حالات، مفتی سیف اللہ عثمانی صاحب کی تحقیق
(۱۳۱)	۱۳۱	حضرت انس کی حدیث
(۱۳۲)	۱۳۲	روایت ابو سعید خدری
(۱۳۳)	۱۳۳	مکرمات کتب کو قبر میں لٹا دینا ہے، حدیث حضرت انس
(۱۳۴)	۱۳۴	حدیث حضرت زبیر، حدیث حضرت ابو قتادہ

فہرست

نمبر شمار	صفحہ	موضوع
(۱۳۵)	۱۳۵	فقہ القبر، صحیح مسلم شریف کی حدیث، حدیث حضرت زبیر
(۱۳۶)	۱۳۶-۱۳۷	حدیث قتادہ، حدیث ابو سعید خدری، حدیث معاویہ
(۱۳۷)	۱۳۷	قرنی شریف کی حدیث
(۱۳۸)	۱۳۸	حدیث حضرت ابو ہریرہ، حدیث حضرت زبیر، حدیث حضرت علی
(۱۳۹)	۱۳۹	حدیث حضرت عثمان
(۱۴۰)	۱۴۰	علامہ امام غزالی نے غلاب میں غلاب قبروں اور جسموں کو کون سا ہے
(۱۴۱)	۱۴۱	علامہ امام غزالی نے غلاب میں غلاب قبروں اور جسموں کو کون سا ہے
(۱۴۲)	۱۴۲	حدیث مفتی سیف اللہ عثمانی صاحب کی تحقیق، امام غزالی کی تحقیق
(۱۴۳)	۱۴۳	صاحب روح المعانی کی تحقیق، علامہ ابو بکر جصاص کی تحقیق
(۱۴۴)	۱۴۴	علامہ مالکی قاری کی تحقیق، صاحب شرح فقہ اکبر کی تحقیق، امام نووی کی تحقیق
(۱۴۵)	۱۴۵	امین حبیب کی تحقیق
(۱۴۶)	۱۴۶	علامہ صدر الدین کی تحقیق، ابن قیم کی تحقیق
(۱۴۷)	۱۴۷	علامہ محمد عبدالعزیز کی تحقیق، اہل سنت والجماعت کا مستحق عقیدہ
(۱۴۸)	۱۴۸	غلاب دروازہ قبر کا منکر اور فقہاء اسلام
(۱۴۹)	۱۴۹	علامہ ابن الجوزی، علامہ ابن حجر
(۱۵۰)	۱۵۰	علامہ عبدالعزیز کی تحریر فرماتے ہیں۔
(۱۵۱)	۱۵۱	کتاب حذامی، اضافہ شدہ اقوال وحوالہ جات و تقدیریں اور دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ
(۱۵۲)	۱۵۲	تقریر مفتی حبیب الرحمن صاحب (مفتی دارالعلوم دیوبند)
(۱۵۳)	۱۵۳	حدیث نمبر (۱) مذکورہ حدیث کی صحت کے بارے میں

423

... ..

محلى القرآن والحديث ١٠٠٠ ما رواه جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

الموتى، لكن الإسلام من عبادة الدين المطلق

احسان۔ محمد طاہر و الحیدر عثمانی کی تالیف، انوار الیوم پبلیکیشنز، لاہور

که چون مشاغل کم‌مطالبه کرد، چونکه جنود اروپا به شایسته‌الطلب

وكرامات اولیام الله و عذاب تبعی اکابر و بوجدی کا دفعہ

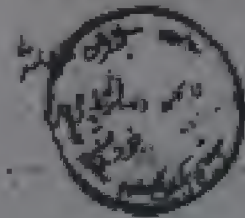
محققین، مشاہدہ کر رہے ہیں اور اس در سالہ ہر اکابر کی

تجدید فی اور نظریات بھی موجود ہیں۔

نو کہ یہ فیصلہ مطالبہ کا موقع نہیں لہذا بعض مقامات کی مطالبہ پر

اور دیکار کے تقریظ پر اکتفاء کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف

کے سہی کو قبول فرمادے آمین آمین یا ارحم الراحمین۔



المجلس الأعلى للدراسات والبحوث

1. *Pharmaceutical industry*

فرايضا اقيت الساعه بموت كبير فقيه العصر من اعظم فقهاء حولا ما متي في كنفه به دامت برکاته

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

یہ کتابیں ان کے بعض مقامات کو ملاحظہ کیا۔ یہ ستراب حیات
بوساد علیہ السلام کی روایت اور اس کے ایک اور بوساد

و غیره میانی هر مشتمل ہے۔ چو کہ در بعض کتب که در بعض کتب

چونکہ بالاستیعاب مطالعہ کرنے کی نہ فرہمت ہے اور نہ اہلیت

اس کے ساتھ مختلف پرائیویٹ اور سرکاری چند سطور لکھا ہوا ہے جس کی یہ فیصلہ شدہ
سائنسوں پر مبنی سلف تاخلف تمام کے نام ان کا سر پہنچتے ہوئے تھے۔

اشیاء کیا ہے۔ اور مخالفین کا دامن ان کبریات اور اولیاء سے خالی

ہے۔ میر حلال فقہ حنفی کے امام اور اکابرین دوسو سترہ ان حضرات میں سے

دیوبندیت کے لباس میں لیں، عزت کا سر چار گنتہ چل، اگر ان پر ان کے

مسرتہ میں۔ اقلہ کزنک میں مجموعہ کو صفیہ اور نافع بنیاد اور احسان صلیہ

تو مستشرقین کے ان ترکیب حملوں سے محفوظ فرمائے۔ - و عہدہ لیبیل و بیوتلی

وہاں سے کہیں کہیں

1

المسألة الأولى

تعليم: من كرمها منظرها

صلى الله عليه وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

منهم من لم يسمعوا به فقالوا له اني نرى في رؤوسنا

کے چہرہ پر پیدہ ، اُنہم سے پہلے کہ ، قابلِ رحمہ علیہ ہوا ۔

حاشا و بعد از آنکه در وصفی که می‌تواند به نام آنجا، کرم علیهم السلام و انبیاء است

۱۔ کہ انشاء اللہ، روزِ عروج، ۱۰ ذی قعدہ ۱۳۸۰ھ میں اپنے اہل بیت پر ہر روز تیسری دعا پڑھیں۔

مذکورہ خرافات موجب - معنای عربی اور عربیہ اسرعیفہ یعنی نفرت کو شریف و سیراف

میں نے اس کے لئے کوشش کی ہے، اسناد کے تحت ہے۔

والله من وراء الحجاب والعجز

49. ۱۰

[illegible]

1122 1122 1122

فقد اشتهر في نفسه انتماء الى هذا المذهب (الشيعة)

Muhammad Hassan Jan

[illegible]

Fig. 1. Δ vs. Δ .

16. *Journal of the American Medical Association*, 271:1271-1272, 1994

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

5 1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 101 102 103 104 105 106 107 108 109 110 111 112 113 114 115 116 117 118 119 120 121 122 123 124 125 126 127 128 129 130 131 132 133 134 135 136 137 138 139 140 141 142 143 144 145 146 147 148 149 150 151 152 153 154 155 156 157 158 159 160 161 162 163 164 165 166 167 168 169 170 171 172 173 174 175 176 177 178 179 180 181 182 183 184 185 186 187 188 189 190 191 192 193 194 195 196 197 198 199 200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 475 476 477 478 479 480 481 482 483 484 485 486 487 488 489 490 491 492 493 494 495 496 497 498 499 500 501 502 503 504 505 506 507 508 509 510 511 512 513 514 515 516 517 518 519 520 521 522 523 524 525 526 527 528 529 530 531 532 533 534 535 536 537 538 539 540 541 542 543 544 545 546 547 548 549 550 551 552 553 554 555 556 557 558 559 560 561 562 563 564 565 566 567 568 569 570 571 572 573 574 575 576 577 578 579 580 581 582 583 584 585 586 587 588 589 590 591 592 593 594 595 596 597 598 599 600 601 602 603 604 605 606 607 608 609 610 611 612 613 614 615 616 617 618 619 620 621 622 623 624 625 626 627 628 629 630 631 632 633 634 635 636 637 638 639 640 641 642 643 644 645 646 647 648 649 650 651 652 653 654 655 656 657 658 659 660 661 662 663 664 665 666 667 668 669 670 671 672 673 674 675 676 677 678 679 680 681 682 683 684 685 686 687 688 689 690 691 692 693 694 695 696 697 698 699 700 701 702 703 704 705 706 707 708 709 710 711 712 713 714 715 716 717 718 719 720 721 722 723 724 725 726 727 728 729 730 731 732 733 734 735 736 737 738 739 740 741 742 743 744 745 746 747 748 749 750 751 752 753 754 755 756 757 758 759 760 761 762 763 764 765 766 767 768 769 770 771 772 773 774 775 776 777 778 779 780 781 782 783 784 785 786 787 788 789 790 791 792 793 794 795 796 797 798 799 800 801 802 803 804 805 806 807 808 809 810 811 812 813 814 815 816 817 818 819 820 821 822 823 824 825 826 827 828 829 830 831 832 833 834 835 836 837 838 839 840 841 842 843 844 845 846 847 848 849 850 851 852 853 854 855 856 857 858 859 860 861 862 863 864 865 866 867 868 869 870 871 872 873 874 875 876 877 878 879 880 881 882 883 884 885 886 887 888 889 890 891 892 893 894 895 896 897 898 899 900 901 902 903 904 905 906 907 908 909 910 911 912 913 914 915 916 917 918 919 920 921 922 923 924 925 926 927 928 929 930 931 932 933 934 935 936 937 938 939 940 941 942 943 944 945 946 947 948 949 950 951 952 953 954 955 956 957 958 959 960 961 962 963 964 965 966 967 968 969 970 971 972 973 974 975 976 977 978 979 980 981 982 983 984 985 986 987 988 989 990 991 992 993 994 995 996 997 998 999 1000 1001 1002 1003 1004 1005 1006 1007 1008 1009 1010 1011 1012 1013 1014 1015 1016 1017 1018 1019 1020 1021 1022 1023 1024 1025 1026 1027 1028 1029 1030 1031 1032 1033 1034 1035 1036 1037 1038 1039 1040

کے لئے اللہ تعالیٰ کا رحم

الحمد لله الذي جعلنا من عباده الصالحين

بسم الله الرحمن الرحيم وكتبه في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٨٥

و بعد از آنکه در این باب بحث کردیم، به این نتیجه رسیدیم که در این باب بحث کردیم.

في موضوع حياة الانبياء وكرامات الامويين ووسائل تزيين القبر

وضع فيهما يد عليهما السلام - الشيخ عبد الجبار المحمدي حفظه الله

في فناء جامع اهل السنة والجماعة

مبارك ورائع! أتمنى لك كل خير.

تفسيرها وقاميلاً ولا فضل فيها لولد

عالم الفيزياء ولا في ما يمتد أثر بعضه بحال الكون والشمس والقمر

ما أخبر به رسول الكريم - صلوات الله عليه وسلامه - فقالوا:

مع ما ورد في الكتاب والسنة ٢ فصل في ما ورد في الكتاب والسنة

مثلاً عالم. وعليه استلزاماً ومنه الاستقانة

وهو ولد في ١٢٠٠ هـ في القاهرة عليه

مجلسه اول - ۱۳۳۴

المذاهب في هذا المقام ثلاث الأول الميت حتى في قبره فيعذب
وعذا مذهب اهل المستعمل والشافعي والحنابلة لا يعذب ولا
يدرك العذاب وهذا مذهب جمهور المعتزلة والروافض والناظرين
جماد يعذب هذا مذهب الكرامية (ابو حنيفة على العمالي ١٨)
وعلقه احقر فریب الله كان الله

﴿تقریظ﴾

أسوة العلماء بقیعة السلف
شیخ القرآن مولانا محمد عبدالحق خان (فاضل دارالعلوم دیوبند)
بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد :
زیر نظر رسالہ اظہار الحق للمتمسکین بالحق جس میں حیات الانبیاء و کرامات
الاولیاء و عذاب قبرا کا ثبات کیا گیا ہے چونکہ چودہ سو سال سے علماء حق اور مسالک اربعہ طائفہ
معتبرہ انکار و یوہند کا شیعہ عقیدہ رہا ہے اور خصوصاً حیات الانبیاء جسکی تفصیل تقی الدین سبکی اور
علامہ قرطبی اور جلال الدین سیوطی اور امام بیہقی کی حیات الانبیاء میں موجود ہے اور دارالعلوم
دیوبند کے بانی حضرت مولانا محمد قاسم کی آپ حیات اس سبکی کی اسامی کڑی تھی۔ مغربی پاکستان
میں اس مسئلہ میں اختلاف ہونے کی صورت میں چونکہ خطرات کا اندیشہ تھا جبکہ بروقت تدارک
ضروری تھا چنانچہ جمیعت العلماء اسلام کے زیر قیادت پاکستان کے نقیب مشاہیر محدثین اور کبار
مفسرین کے اتفاق و اتحاد سے مسئلہ حق کے ترجمان مولانا رفیع الرحمن صاحب نے علامہ
حق کے کہنے پر ایک کتاب تسکین الصدور تصنیف فرمائی مجھے خوشی ہوئی کہ مولانا
بالحمد حقانی کا یہ رسالہ اس موضوع پر ایک مبارک اقدام ہے۔

اللہ تعالیٰ سے قبول فرمائے۔ اور اہل حق کی تائید نصرت اور زلفی احوال کے مرتکبین کو کفایت فرمادے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔
طالب العلم ان بندہ محمد عبدالحق خان غفرلہ عنہ و بندہ محمد تقی الدین

﴿تقریظ﴾

محبوب العلماء والصلحاء صادق الاحوال

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام حیدر صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند)
بسم الله الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم۔ جملہ ثلاث کے بعد بندہ و متوفی کا کتاب
"اظہار الحق للمتمسکین بالحق" کا مجاہد سے عالمہ کیا۔ دلی سرور حاصل
ہوا۔ اس سے پہلے بھی کئی علماء نے تالیفات کی ہیں لیکن اس تالیف میں مذکور مسائل انتہائی آسانی
سے اور عام فہم طریقے سے حل کیے ہیں۔ بندہ مولانا شیر علی شاہ المدنی و تقی محمد فرید صاحبان کی
تقریظات پر تقریظ کرنا بے ادبی مانتا ہے۔ لیکن الامر فوق الادب کے تحت چند الفاظ زیر قلم لارہا ہے
کہ "حیات الانبیاء اثبات کرامات و اثبات عذاب قبر" کے متعلق ملف بہ حلف عقائد کد کدیاں
ہے۔ اختلافات کے باوجود اثبات کے دلائل انتہائی قوی ہیں۔ لہذا ہمارے بھی یہی عقائد مضبوط
طریقے سے ہمارے لوگوں میں راسخ ہیں۔ خدا ہی کی تالیف کو شریعتوں کی حلوں سے محفوظ رکھے
اور لوگوں کے عقائد مضبوط کرنے میں معاون ثابت فرمادیں۔

بندہ خادم العلماء : غلام حیدر لاہوری ضلع صوابی۔

﴿تقریظ﴾

لطفیہ رفعت المحقق حضرت مولانا مفتی چاند بادشاہ دارالعلوم دیوبند کے صاحبزادے
 الحمد للہ وکفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد بندے
 مولانا عبدالحق کے اظہار الحق للمستسکین بالحق در بار اثبات حیات الانبیاء
 واثبات کرامات واثبات مذاہب قہر کے اکثر مقامات کا مطالعہ کیا موصوف کے والد مرحوم عبدالرحیم
 بھی یہی شیوہ قرآن حق کی تائید اسی میں جو اہل وطن سے مخفی نہیں ہوا ہے۔ والد مرحوم کی محنت پر
 کرفن کی تائید الٰہی قہر کو زندہ کیا جو کہ موصوف کی محنت اور کاوشوں کا نتیجہ ہے جو کہ کتاب کے مطالعہ
 سے پتہ چلتا ہے اللہ تعالیٰ موصوف کو اس سہی مشکور کی جزا بخیر دیں جبکہ اہل سنت والجماعت کی
 رہنمائی کی آمین۔

دفتہ دیوبند 19-01-05 مولانا چاند بادشاہ استاد دارالعلوم دیوبند

﴿تقریظ﴾

شیخ القرآن مولانا ولی بھادر دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد :-

ہم نے محبوب شاگرد مولانا عبدالحق نقوی صاحب کی ایہ تالیف "اظہار الحق
 للمستسکین بالحق" کے اکثر مقامات کا مطالعہ کیا۔ الحمد للہ مولانا عبدالحق نقوی نے مسئلہ
 حیات الانبیاء، کرامات اولیاء کرام اور مذاہب قہر جیسے مسائل پر مفصل تبصرہ کیا ہے۔ چونکہ یہ فیصلہ
 شدہ مسائل اور علماء دیوبند کے حشر و کفر میں سے ہے اور سلف صالحین سے خلف تک تمام کے تمام
 اکابرین امت محمدیہ اور محدثین نے ان مسائل کا اثبات کیا ہے۔ پنجابی حضرات کا دامن ان
 کرامات ان اولیاء اللہ سے بالکل خالی ہے۔

یہاں سے لے کر پامٹ کر ہے کہ مولانا عبدالحق مرحوم صاحب فوت ہوئے تو شیخ
 الحدیث مفتی محمد فرید صاحب اور محترمہ دارالعلوم نقویہ شیخ الحدیث مولانا انوار الحق صاحب تقریرت
 کے لئے آئے تو یہ قلم کیا۔ کہ عبدالرحیم مرحوم کے بیٹے مولانا عبدالحق دارالعلوم نقویہ میں حصول علم
 کے لئے لے جایا جائے۔ پھر سب سے پہلے میں نے اسے مدرسہ شاہ عبدالغنی میں داخل کیا۔ وہاں
 درجہ ثالثہ تک پڑھا پھر میں نے خود دارالعلوم نقویہ میں مولانا موصوف کو درجہ رابعہ میں داخل کرایا اور
 اسی طرح ہم نے مولانا شیخ الحدیث انوار الحق صاحب اور شیخ الحدیث مفتی محمد فرید صاحب کی خواہش
 کو پورا کیا یہاں تک کہ اس نے دارالعلوم نقویہ سے فراغت حاصل کی انھوں نے جو کتاب
 اظہار الحق للمستسکین بالحق لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے تمام ہامت مسلمہ
 کیلئے باعث استفادہ بنائیں (امین یا رب العالمین)

دفتہ دیوبند 27/2/2005 مولانا بھادر دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي اعطى معالم واعلامه واضلهم شعاع المشرق واحكامه
وبعث رسلا وانبياء وسلوات الله عليهم اجمعين الى سبل الحق
هادين واضلهم عنباء الى سبل سننهم هاديين يسلكون فيها لم
يؤثر عنهم مسئلة الاجتهاد مبشر شديدين منه في الكف وهم ولي
الارشاد الصالحين

زیر نظر کتاب اظہار الحق للمستمسکین بالحق تین اجزاء پر مشتمل ہے۔

(۱) حیات الانبیاءؑ۔

جس کا حاصل یہ ہے کہ تمام انبیاء مجسم السلامؑ اپنی قبروں میں اجساد منور یہ کیسا عمدہ زندہ ہیں۔

(۲) اثبات کرامتؑ۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ کرامات اولیاء اللہ حق ہیں حالت حیات اور

بعد المات دونوں میں۔

(۳) عذاب قبرؑ۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ قبر و برزخ میں اہل ایمان اور اہل طاعات کو لذت

اور آرام نصیب ہوتا ہے۔ اور کفار و منافقین اور گنہگاروں کو عذاب و تکلیف حاصل ہوتی

ہے۔ بحکیم انکی روح اور بدن دونوں کو عذاب ہوگا۔ جو قبر میں دفن شدہ کو حاصل ہوتا ہے۔

بحر حال جملہ اہل سنت والجماعت اس عقیدے پر متفق ہیں۔

ہمارا مقصد۔

اس کتاب کا مقصد کسی کی حقیت نہیں ہے۔ بلکہ اس کتاب کا مقصد صرف اور صرف مسلمان

بھائیوں کی رہنمائی اور انہیں مجسم السلامؑ اور اہل اللہ کی عزت و ناموس کا تحفظ اور تمام اہل سنت

والجماعت کا وقار ہے۔

تعارف۔ اور یہ بھی زیادہ ہم مسلک احباب کے شہید امیر احمدؒ کا لب پر شائق کی جادہ ہے
اللہ تعالیٰ وہ۔ اس مختصر رسالہ اظہار الحق للمستمسکین بالحق کو ہم سب کیلئے
اراجہ خیر نامہ ہیں۔ آمین ثم ثانی۔

ہابی کے کتبے ہیں؟

محدث ایہ فقیہ مصر مفتی اعظم پاکستان محمد فرید صاحب ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں
سوال۔ ہابیوں کا کیا عقیدہ ہے اور کس کے قائل ہیں؟

جواب۔ (۱) محمد بن عبد الوہاب نجدی دین قیم مابین حید و غیرہ کے اتباع "قبیلین" کو کہا جاتا
ہے۔ یہ لوگ تو سب شریعہ زیارۃ القبر کے لئے سفر کرامت بعد الموت و غیرہ عقائد کے منکر ہیں۔

مذہب فداوی ربوبہ المعروف یہ فداوی فریہ یہ ۱۵۸۱ھ اجلا جاز

﴿وہابیت کی مختصر تاریخ﴾

شیخ الاسلام والا سید حسین احمد مدنیؒ نور اللہ مرقدہ اس فرماتے اور اس کے ہابی محمد بن عبد الوہاب
نجدی کے متعلق نہایت سنگین اور لرزہ خیز حالات تحریر فرماتے ہیں۔

کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتداء حیرتوں میں نجد عرب سے ظاہر ہوا۔ چونکہ یہ خیالات
باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتے تھے اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل و قتل کیا۔ ان کو

بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دینا ہوا۔ ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھ کر ہابی اسے قتل

کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا تھا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور حجاز کو خصوصاً اس نے تکلیف شاذ

پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال

کئے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں

آدمی اس کے اور اس کی بیوی کے ہاتھوں سے شہید ہو گئے۔ اہل سنت و ایک خاتمہ و فانی خیر خوار خاست

مخلص تھا۔ ۳۲۱ھ میں روز بروز اول ربیع الاول ۱۲۹۵ھ

آجیے کہ اب وہابیوں یعنی (متشیعوں) کے علاوہ اہل سنت اور علماء اہل سنت کے صحیح عقائد کو زیرِ قلم لا کر تحریر کیجئے کہ ان کا کیا عقیدہ ہے۔ اور حصار کیا عقیدہ ہے۔

﴿تقلید کے بارے میں علماء دیوبند کا موقف﴾

المفت علی امجد (یعنی) مفتاحِ عدل، اعلیٰٰ سنت و جماعت میں بتائے کہ میں نے اپنے ہم نواؤں سے کسی ایک کی تقلید کی یا اس سے بلکہ واجب ہے۔ کیونکہ ہم نے قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنی تقلید پر نظر کیا اور اپنے نفس اور اپنے نفس اور اپنی اتباع کرنے کا انجام اظہارِ مذمت کے گڑھے میں پا کر رہے۔ اللہ بڑا مہربان ہے اور باریک بین اور مہربان ہے۔ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں تمام مسلمانوں کے عقیدے کے مقلد ہیں۔ خدا کے نام پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو۔

رحمۃ اللہ علیہ علیہ المصنف صفحہ ۳۳

﴿تقلید کے بارے میں وہابیوں کا موقف﴾

عبد الوہاب نجدی تقلید سے منکر ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی تصنیف الجامع الثریہ مجموعہ آٹھ (۸) رسالوں میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مشرکین نے اپنے مذہب کے کئی ایک اصول بنائے تھے جن میں سرفہرست تھیں۔

مشرکین عالم کا سب سے بڑا اور اہم کا عدو اپنے پیش رو صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید کرتا تھا۔

جامع الثریہ مجموعہ آٹھ (۸) رسالوں میں کشف الشیبات صفحہ ۱۵۱ ناشر انصار السنۃ الحمدنیہ

﴿تقلید کے بارے میں ایک مثال﴾

الحمد للہ ہم سب امامِ مسلمین ابو حنیفہ کے مقلد ہیں۔ دوسری طرف وہابی لوگ تقلید سے منکر ہیں۔ مثال کے طور پر حدیث شریف میں ایک واقعہ اصرار آیا ہے کہ کچھ یہابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے کہ وہ بتائیں کہ آپ وہاں پر واقعہ آئی اور یہاں پر رسول اللہ ﷺ نے حکم

دیا کہ ان کو اونٹوں کے اسٹبل میں رکھو ان کو اونٹوں کا دودھ اور پیٹھاب پینے کا حکم دیا اور اونٹوں کے پاس بنی ہوئے تھے شدرست ہوئے تو انھیں کوئل کر دیا اور اونٹ کے گرد بڑا گھسٹ گھسٹ کر رہا تھا۔

حنفی اپنے امام کی حقیقت پر یقین کرتے ہوئے حالات حاضرہ میں اسکو چیلنج نہیں کرتے اور غیر مقلد تقلید کے خلاف جہاد کرتے ہوئے حنفی کی حد میں اس حدیث پر عمل کر چکا تو انکی صورت اس طرح ہوئی۔ اگر حنفی تیار ہو جائے تو ہسپتال میں داخل ہو جائیگا۔ غیر مقلد تیار ہو جائے تو وہ اونٹوں کے اسٹبل میں داخل ہو جائیگا۔ حنفی تیار ہو جائے تو وہ اونٹ کے مشرے سے کھجور اور دودھ پینے کا۔ غیر مقلد تیار ہو جائے تو وہ اونٹ کا پیٹھاب پینے کا۔ حنفی تیار ہو جائے تو وہ گولیاں کھائے گا۔ غیر مقلد تیار ہو جائے تو وہ اونٹ کی گوشت کھائے گا۔

مندرجہ بالا صورت پر عمل کر چکا تو حدیث پر عمل ہو جائے گا۔ دوسری صورت میں وہ اس حدیث پر عمل نہ کرے تو یہ اعلیٰٰ ظلم کی تقلید ہوگی۔

اب غیر مقلد ہی قلعہ کرنے کو ناسطریقہ اسکو پسند ہے تقلید کا یا عدم تقلید کا۔

﴿حضور ﷺ کی زیارت کے بارے میں علماء دیوبند کا عقیدہ﴾

شیخ الاسلام نے اپنے تصنیف میں تحریر فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے شیخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سب حصول درجہ ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو شدر حال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ ﷺ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی ﷺ اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے منبر کی بھی نیت کرے گا۔ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن حاتم نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف کی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجد نبوی ﷺ کی زیارت حاصل ہو جائے گی۔ اس صورت میں جناب حضور ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے اور انکی موافقت خود حضور

مذہب کے ورثہ سے دوری ہے کہ کوئی زیارت کو یا کسی زیارت کے سوا کوئی عبادت نہ کرے اور کچھ پختہ کے قیامت کے دن اس کا فطنی ہونا اور ایسا ہی عارف عالم جانی سے متعلق ہے کہ انہوں نے زیارت کے لئے حج سے بیحد وسرگرمی اور یکتی طرز مذہب مشاق سے روکا ہے۔ اب رہا باب کا یہ کہنا کہ حدیث مذہب کی جانب سفر کرنے والے کے لئے صرف مسجد نبوی ﷺ کی میت کرنی چاہئے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل دیا کہ: "کچھ حدیث کے جاری مکتبیں مسجدوں کی جانب نہ یہ قول مردود ہے اس لئے کہ حدیث کہیں بھی مکتب پر نہ لکھی گئی مگر صواب ہم اگر فرمائیں تو یہی حدیث بد لالہ النصیر جواز ہے۔"

☆ المسند علی المصنف صفحہ ۳۵۴

☆ حضور ﷺ کی زیارت کے بارے میں وہابیوں کا عقیدہ

شیخ الاسلام حسین احمد مدنی تحریر فرماتے ہیں کہ جب سفر مدینہ منورہ کا ارادہ کرتے تو مشق قبل باب مسجد ہی کی میت کر سہ کیوں کر دیکھتے ہیں حتیٰ (وہابی لوگ) کہ مدینہ طیبہ کو سفر کرنا جائز نہیں

☆ الشہاب الثاقب صفحہ ۲۲۲

نیز۔ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی تحریر فرماتے ہیں روزہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت حرام وغیرہ کہتا ہے۔ اس طرف اس میت سے سفر کرنا مکتور و ممنوع جانتا ہے۔۔۔ الخ

(لا تشدوا الرحال۔ الخ) کا استدلال ہے بعض ان میں سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زک کے درجے کو پہنچاتے ہیں۔

☆ الشہاب الثاقب صفحہ ۲۲۲

نیز۔ ابن تیمیہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

والا حادیث المرویة فی زیارة قبر کلبہا ضعیفة بل کذب

تک مجموعۃ الفتاویٰ ابن تیمیہ صفحہ ۳۵۵ جلد ۱ سطر نمبر ۱

پریس ادارہ دار العلم الکتب الطباعة والنشر ریاض

ترجمہ۔ اسی جیسے تحریر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے روزہ مبارک کی زیارت کے بارے میں ایسی احادیث ہیں تمام شریف جلیلہ صحت ہیں (معاذ اللہ) ہمارے مسلمان بھائی جو لوگ حضور ﷺ کی احادیث کو بھٹ بھٹتے ہیں تو ایسے لوگوں کا حشر کیسا ہوگا اور ان کا عقیدہ کتنا درست اور کتنا غلط ہوگا۔ یہ ہمارے شیخ ہیں حضرات جو ہر سب کے سب کا عقیدہ بنا لیا ہے۔

اب آپ فیصلہ کریں کہ یہ عقیدہ درست ہے یا غلط؟ ان لوگوں کی پیروی بڑا خطرناک ہے۔

☆ توسل کے بارے میں علماء دینیوں کا عقیدہ

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شہداء و صوفیوں کا توسل جائز ہے انکی حیات میں یا بعد وفات باذن اللہ کہیں اللہ میں بوسیلہ خالق و مرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں اسی جیسے اور کلمات کہے چنا ہے انکی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ محمد اسحاق دہلوی تم انکی سنے۔۔۔ الخ

☆ المسند علی المصنف صفحہ ۳۵۴

☆ توسل کے بارے میں وہابیوں کا عقیدہ

شیخ الاسلام حسین احمد مدنی تحریر فرماتے ہیں۔ وہابیہ کی نہایت گستاخی کے کلمات کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی حق اب ہم پر نہیں اور کوئی احسان اور فائدہ انکی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ ﷺ کی ذات پاک سے بعد وفات کو جائز کہتے ہیں۔

☆ الشہاب الثاقب صفحہ ۲۲۲

☆ علامہ آلوسی کہتے ہیں۔

و یحسن التوسل والاستغاثة بالنبی ﷺ الی ربہ ولم یفکر ذالک احد من السلف والمخلف حتی جاء ابن تیمیہ فانکر ذالک وعدل عن الصراط المستقیم۔

☆ روح المعانی صفحہ ۱۲۹ جلد ۲ مکتبہ امدادیہ لکھنؤ

﴿ حیات الانبیاء ﴾

﴿ قبور میں حیات الانبیاء ﴾

تمام اہل سنت والجماعت کا قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں اعتدالی عقیدہ ہے کہ انحضرت ﷺ اور اسی طرح تمام انبیاء و ائمہ کی قبروں میں اجساد انصاف کے ساتھ زندہ ہیں۔ اور یہ حیات برزخی حیات و نبوی سے کم نہیں ہے (حضرت مولانا آزاد رحمہ اللہ صاحب دامت برکاتہم نے اس کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اس کے ساتھ یہ الفاظ تحریر فرمائے): (بلکہ حیات برزخی ان کی حیات و نبویہ سے با اعتبار مزیات العیہ ہزاروں درجہ بہتر ہے) اور مقلد افکار اور دیگر مبادیات میں مشغول ہیں۔ یہ حیات برزخی اگرچہ ہم کو ہمیں نہیں ہوتی لیکن ہر ایک و شیعہ یہ حیات حسی اور جسمانی ہے اس لئے کہ روحانی اور معنوی حیات تو عام مشہدین بلکہ ارواح کفار کو بھی حاصل ہے امامت کا یہ اجماعی عقیدہ اصول شریعت کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت سے ثابت ہے مناسب ہے کہ ہم پہلے بعض دلائل بیان کریں پھر ان پر جو اعتراضات وارد کئے گئے ہیں انکے جوابات اور پھر بعض علماء کرام کے اقوال اور دلائل عرض کر دیں تاکہ صحیح حقیقت سامنے آجائے۔

﴿ عقیدہ حیات الانبیاء قرآن مجید کی روشنی میں ﴾

قرآن مجید میں بیشتر مقامات پر حیات الانبیاء کا ثبوت و اشارہ و دلالت و اقتضاء ملتا ہے۔ ان سب کا جمع کرنا مشکل اور موجب غلو بھی ہے اس لئے صرف تین آجوں پر استغناء کیا جاتا ہے۔

پہلی آیت ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ مِّنْ أَوْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ۔
(سورۃ الزمر آیت ۲۵)

ترجمہ: اور آپ ان سب پیغمبروں سے جن کو ہم نے آپ سے پہلے بھیجا ہے پوچھ لیجئے کہ کیا ہم

لے کر اسے زمین کے چاروں طرف پھیرا ہے جسے کہو گی عبادت کی جائے۔
اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے فرمایا ہے کہ اس آیت میں انبیاء کی عبادت کی جائے۔

(۱) تفسیر کبیر میں ہے۔

قال عطاء عن ابن عباس لما اسرى به رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المسجد الأقصى بعث الله له آدم وجميع المرسلين من ولده فاذن جبريل ثم اقام فقال يا محمد تقدم فصل بهم فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من الصلوة قال له جبريل واسئال يا محمد من ارسلنا من قبلك من رسلنا الآية فقال لا اسئال لاني لست شاكاً فيه

(تفسیر کبیر ص ۲۱۶ ج ۱)

ترجمہ حضرت عطاء و حضرت ابن عباس سے نقل فرماتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج پر لے جایا گیا اور جب حضور ﷺ مسجد اقصیٰ میں پہنچے تو اللہ نے حضرت آدم اور تمام انبیاء پر ان کی اور میں سے جسے سب کو کون کیا۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل نے اذان اور اقامت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی آواز آئی کہ بڑھو اور نماز پڑھاؤ۔ جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت جبرائیل نے فرمایا "اے محمد ﷺ اور پوچھیے ان سے جن کو آپ ﷺ سے پہلے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے" جسے حضور ﷺ نے فرمایا میں ان سے کچھ نہیں پوچھتا کہ مجھے اس میں کوئی شک نہیں۔

(۲) تفسیر مظہری میں ہے۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا جب معراج میں رسول اللہ ﷺ کو لے جایا گیا تو حضرت آدم اور آج کی نسل جو انبیاء ہیں سب کو رسول اللہ ﷺ کے لئے لیے بھیجا گیا حضرت جبرائیل نے اذان اور اقامت کی اور کہا محمد ﷺ آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھاؤ۔ نماز سے فراغت کے بعد جبرائیل نے کہا محمد ﷺ سب سے پہلے اذان اور اقامت فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے

پہلے کی ضرورت نہیں میرے لیے اتنی کافی ہے۔

ابن زہری سعید بن جبیر اور ابن زید کا قول بھی یہی ہے۔ کہ شب معراج میں تمام انبیاء کو اللہ نے جمع کیا اور رسول اللہ ﷺ کو ان سے دریافت کرنے کا حکم دیا۔ لیکن حضور ﷺ کو کوئی شک نہ رہا۔ اس لیے آپ نے کسی سے کچھ سوال نہیں کیا۔ (تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۳۶۳)

(۳) تفسیر نسفی میں ہے۔

وقيل انه عليه السلام جمع له الانبياء ليلة الاسراء فأما بهم وقيل له سلمه فلم يشكك ولم يستل. (تفسیر نسفی جلد ۳ ص ۱۲۰)

ترجمہ۔ معراج کی رات آپ ﷺ کے لیے تمام انبیاء کرام کو جمع کیا گیا۔ حضور ﷺ نے نماز میں ان سب کی امامت فرمائی اور حضور ﷺ کو حکم ہوا کہ ان سے پوچھیے۔ جسے آپ کو تو شک نہ ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔

(۴) تفسیر قرطبی میں ہے۔

لما اسرى به رسول الله صلى الله عليه وسلم من المسجد الحرام الى المسجد الأقصى (وهو مسجد بيت المقدس) بعث الله له آدم ومن ولد من المرسلين وجبريل مع النبي صلى الله عليه وسلم فاذن جبريل ثم اقام الصلوة ثم قال يا محمد تقدم فصل بهم فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من الصلوة قال له جبرائيل سل يا محمد من ارسلنا من قبلك من رسلنا فجعلنا من دون الرحمن آلهة يعبدون فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اسئال قد اكتفيت قال ابن عباس وكافروا سبعين نبياً منهم ابراهيم واسحق وعيسى فلم يسألهم لانه كان اعلم بالله منهم في غير رواية ابن عباس فصلوا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعة ومنوف المرسلون ثلاثة صنوف والنبيون اربعة وكان يلى ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم ابراهيم

حلیل اللہ و علی سبیلہ اساعین و علی سبیلہ اسحاق ثم ما سر
ثم سائر المرسلین فامیم رکعتین فلما استقل قام فقال ان اری او هر
الی ان استلکم هل ارسل احد منکم باعدہ الی عبادہ
غیر اللہ فقالوا یا محمد اما نشہد ان ارسلنا اجمعہم بدعویہ
واحده ان لا الہ الا اللہ وان ما یعبدون من دونه باطل و انک خاتم
النبین و سید المرسلین الی آخرہ

(الایضاً) حکایت قرآن دلیل بہ اللہ محمد بن احمد انصاری القزلبی ص ۳۰۳
ترجمہ۔ جب حضور ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک مسرت پر لے جایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے
حضرت آدمؑ اور اکی اور اہل جہانیا سے سب کو منع کیا۔ پھر انہیں بھی منع مطلقہ سے روک دیا
پھر انہیں نے اذان و اقامت فرمائی اور عرض کیا اے محمد ﷺ آگے بڑھئے اور انکو پڑھا جائے
جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو جبرائیل نے اٹھائیں کیا۔ آپ ﷺ سوال کیجئے ان رسالوں سے جو
آپ ﷺ سے پہلے بھیجے گئے تھے کہ کیا ہم نے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود پڑھا تھا۔
کہ جن کی ہوجا کی جاتی تھی ہمیں رسول ﷺ نے فرمایا مجھے سوال کی ضرورت نہیں میں نے اس پر
اکٹھ کی جو رکھے دیا کیا۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہاں ستر انبیاء تھے۔ جن میں حضرت
ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ بھی تھے۔ پس آپ ﷺ نے ان سے کوئی سوال نہیں
کیا۔ اس لئے کہ آپ ﷺ ان سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے علم رکھتے تھے۔ ان میں عباسؓ
کی روایت کے ماہ اور دوسری روایت میں ہے کہ میں حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کی سات
مہلک تھی۔ جن میں سے تین مفسر رسولوں کی اور چار انبیاء کی تھیں۔ حضور ﷺ کے پیچھے متصل
حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام تھے۔ اسامیٰ زح اللہ اور بانیس طرف حضرت ائلی پھر
حضرت موسیٰؑ پھر حضرت عیسیٰؑ اور پھر تمام انبیاء تھے۔ حضور ﷺ نے ان کو رد کرتیں نماز
پڑھا۔ جب حضور ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو فرماتے ہوئے اور فرمایا "بے شک میرا

۔ آپ نے میری طرف دیکھی تھی کہ کس آپ سے سوال کروں کہ کیا تم میں سے کوئی ایک ایسا
رسال بھیجا کیا تھا۔ جو لوگوں کو اللہ کی عبادت کی طرف چاہے؟ ان سب نے کہا اے محمد ﷺ! یہ
شک ہم کو ان سے ہے ہیں کہ ہم جیسے گئے۔ ایک اللہ کی طرف دعوت دینے کے لئے اور یہ کہ نہیں کوئی
معبود اللہ سے اور یہ کہ جو لوگ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت کرتے ہیں وہ سب باطل ہیں۔ اور یہ
شک آپ ﷺ کا تھا کہ انہیں اور تمام ملکن کے سردار ہیں۔ اور اس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ
آپ ﷺ نے ہماری امامت فرمائی ہے اور یہ کہ آپ ﷺ کے علاوہ قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں
آئے گا۔ اسے عیسیٰ بن مریم کے۔ کہ بیشک وہ اس پر مامور ہے کہ وہ آپ ﷺ کی اتباع کرے۔
اس آیت سے بھی حیات الانبیاء پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ آیت کی تفسیر سے یہ بات واضح
کا افسوس ہے۔ چنانچہ محدث کبیر حضرت مولانا شاہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں کہ مستقل یہ
علی حیات الانبیاء۔ (تفسیر مشکاۃ القرآن ص ۲۳۲ تفسیر مختصر ص ۱۶ ج ۲ تفسیر
جمل ص ۸۸ ج ۲)

دوسری آیت: ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اصوات بل احیاء ولکن
لا تشعرون۔ (سورۃ البقرۃ)
ترجمہ۔ اور تم مت کہو ان کو جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کئے جائیں کہ وہ مردے ہیں بلکہ وہ
زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔
اس آیت سے شہداء حضرات کی حیات ثابت ہے۔ چنانچہ تفسیر دارالین کے حاشیہ پر اس آیت کی
تفسیر اس طرح ہے۔

(۱) بل ہم احیاء اسی حیات اخرویۃ بالجسم والروح لیست کحیات
اعل الدنیا لا یشا مدھا الا اعل الاخرۃ ومن خصہ اللہ تعالیٰ
بہا الا دلائع علیہا غذا هو التحقیق۔
ترجمہ۔ بلکہ وہ زندہ ہیں یعنی حیات اخروی سے جو جسم اور روح دونوں کے ساتھ ہے یہ حیات دنیا

و انھوں نے یہ بات کو طرح طرح سے نہیں کر سکتے تھے آخرت ۱۰ لے ۱۰۰ جس کو انھوں نے تعالیٰ تعالیٰ خاص کر اس طرح فرمایا کہ اس میں حقیقت ہے۔
(تفسیر جلالین ص ۲۲ پارہ ۲)

(۴) تفسیر روایت اعلیٰ میں ہے۔

بل قد لِمَا احيا، لان القصور اثبات الحيات لهم.

خواب۔ بلکہ گو کہ روزنامہ اچھی کیونکہ یہاں شعور ان کے لیے حیات کا اثبات ہے۔

تفسير راجع الى كتابي (٢٠٠٠)

اس حقیقت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ شہداء کی حیات جسمانی ہے۔ کیونکہ ان میں شہداء کی حیات کم
و کم انسانی حیات سے ممتاز پایا گیا ہے۔ اور یہ ان وقت ممتاز ہو سکتی ہے، جب یہ حیات جسم اور روح
دونوں کے ساتھ ہو۔ اگر یہ صرف روحانی ہو، اور جسمانی نہ ہو، تو یہ انسانی حیات سے ہرگز بہتر نہیں
ہو سکتی ہے۔ جب شہداء کی حیات جسمانی ثابت ہوئی تو انہیں ان کی حیات پر ربانی ثواب ہے۔

اس سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ سب سے بہتر اور مفصل ہے۔

(۲) تفسیر قطری کی ہے

یہ آثار اور احکام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء میں حیاتِ مبارک سے زیادہ وہی ہے جس کی اس کا اثر خارج میں یہ ہے کہ غمِ مصائب کی ازواجِ مطہرات سے آپ ﷺ کی اوقات کے بعد نکاح جائز نہیں تھا۔ (تفسیر مظہری ص ۲۶۲ ج ۱)

(*) تفسیر حلال قرآن شریعہ ہے۔

اور یہی حیات ہے جس میں عظمت انبیاء شہداء سے بھی زیادہ اختیار اور قوت رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ موت نعمت کے واسطے اس حیات ہدفی کے پہلے چار بج کر ہی احکام پر پہنچ پڑتے ہیں مثلاً ان کی میراث تقسیم نہیں ہوتی جس کی ذرا سی وجہوں کے تلافی میں نہیں آسکتیں پس اس حیات

(۴) حافظ ابن حجر اسودیل احیاء عند ربهم یرزقون کے بارے میں فرماتے

-5-

(۵) فتح الباری میں ہے

وإذا ثبت أنهم أحياء، في حيث النقل فإنه يقو به من حيث النظر

كون شهداء احياء بنص القرآن والأنبياء افضل من الشهداء.

(فتح الباری ج ۲ ص ۶۵)

ترجمہ - حسب نقل کے اعتبار سے یہ بات ثابت ہو چکی کہ شہداء و زلمہ وہ ہیں تو قتل کے اعتبار سے بھی یہ بات منظور ہو جاتی ہے کہ انبیاء و زلمہ وہ ہیں۔ اور حضرات انبیاء و شہداء سے ہر حال میں انفساں ہیں۔ اس لئے اس آیات سے ان کی حیات الطریق اولیٰ ثابت ہوتی ہے۔ خود فرمائیں کہ عانیہ صاحب کس قدر قوت کے ساتھ آیت کریمہ سے بدلائہ انھیں بلکہ جہاد اولیت حیات الانبیاء کو ثابت فرما رہے ہیں۔

(۶) اس لئے عدالت کی زیر سرپرستی کو دینی لکھتے ہیں۔

لا شك في حياته **بالتعداد** وفاته وكذا سائر الانبياء، احياء في قبورهم
حياتهم اكمل من حيات الشهداء التي اخبره الله بها في كتابه
العزیز.

ترجمہ: وفات کے بعد حضور ﷺ کی حیات میں کوئی شک نہیں۔ اور کسی طرح باقی تمام انبیاء بھی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور ان کی حیات شہداء کی حیات سے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا ہے، بڑھ کر ہے۔ (وفاء الوفا، ص ۵۰۵ ج ۲)

(۷) علامہ کا علمی شوق بانی تکمیلے ہیں۔

رر النص في كتاب الله في الشهداء ائمة احياء يرزقون وان
الحياة فيهم متعلقة بالجسد فكيف بالانبياء والمرسلين قد ثبت
في الحديث ان الانبياء احياء في قبورهم .

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی کتاب میں شہادہ کے بارے میں نص وارد ہوئی ہے کہ وہ زندہ ہیں اور ان کے
 اوراق ہاں اپنے اوراق کی ہیات جسم سے متعلق ہے حضرت انبیاء و مرسلین کی ہیات جسم سے ان
 متعلق نہ ہوگی اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ انبیاء و مرسلین کی ہیات جسم سے متعلق ہے۔

(نیل الاوطار ص ۳۰۵ ج ۳ طبع دار الفکر بیروت)

تیسری آیت: وَلَقَدْ الْبَيْضَ مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مَرْجَةٍ مِّنْ ذَٰلِكَ
 (آیت المائدہ ص ۳۰)

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ کو کتاب قرأت دی۔ پس آپ اس کی توقعات کے بارے میں
 شبہ میں نہ رہیں۔

(۱) اس آیت کی تفسیر میں تفسیر محمد شاہ پانی پتی فرماتے ہیں۔

تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شب
 معراج میں میں نے موسیٰ کو دیکھا کہ گندی رنگ و از قامت گھوگر پالے بال ایسا معصوم و بے
 گناہ "قبیلہ ازہ" تھا تو آگے ایک مرد ہے۔ میں نے جیسی کو بھی منظر اللہ صحت سرفی سفیدی بالکل
 رنگ اور سیدھے بالوں والا پایا۔ میں نے مجھ کو دوسری آیات قدرت کے جواہر اللہ تعالیٰ نے مجھے
 دکھائے اور غ کے داروغہ مالک کو اور دجال کو بھی دیکھا۔ فلا تکن فی مریۃ عن لقمانہ یہ
 آیت حضور ﷺ نے بیان نہ کورہ کے بعد حکایت فرمائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں چلے۔ ایک وادی کی
 طرف سے جا رہے تھے وہاں حضور ﷺ نے فرمایا یہ کوئی وادی ہے، صحابہ نے عرض کیا وادی ازرق
 ہے فرمایا وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا کہ جب میں "شب معراج" اس وادی سے
 زور ہاتھ تو موسیٰ نے میری نگر کے سامنے دونوں کانوں میں انگلیاں دے کر ایک کہہ رہے تھے اور
 اللہ تعالیٰ کو یاد ہے تھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا پھر ہم آگے چلے چلے ایک کھائی پر
 پہنچے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ کوئی کھائی ہے صحابہ نے عرض کیا "سرشا" تو میں میری نظروں کے

سامنے ہے۔ کہ ان میں سرخ آتش چھوڑ دینا ان کی ہیات جسم سے اس وادی میں ایک کہتے
 ہوئے گز رہے تھے۔ "مسلم"

(۲) تفسیر معارف القرآن میں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تفسیر اس طرح منقول ہے کہ لقا نہ کی تھی حضرت موسیٰ
 کی طرف رافع ہے اور اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کی ملاقات موسیٰ کے ساتھ ہونے کی خبر دی
 گئی اور فرمایا ہے کہ آپ اس میں کوئی شک نہ کریں کہ آپ ﷺ کی ملاقات حضرت موسیٰ سے ہو
 گی۔ چنانچہ ایک ملاقات شب معراج میں ہوئی اس آیت سے ثابت ہے۔

(معارف القرآن ص ۳۰۵ ج ۳ طبع دار الفکر بیروت)

(۳) تفسیر ابن کثیر میں ہے۔

قال قتادة یعنی به ليلة الاسراء ثم روى عن ابي العالیه الربا حی
 قال حدثنی ابن عم ذبیکم یعنی ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ
 اريت ليلة اسرى مني موسى بن عمران رجلا اندم طولا جعدا كأنه
 من رجال شنوءة ورايت عيسى رجلا مربوع المخلق الى الحسرة
 والبياض سبط الراس ورايت مالك حازن النار والد جال في آيات
 اراهن الله اياه "فلا تكن في مريۃ من لقائنه" انه قد اراى موسى ولقي
 موسى ليلة اسرى به .

ترجمہ: قتادہ فرماتے ہیں یعنی معراج والی رات میں۔ ابن عباس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں
 کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے معراج والی رات حضرت موسیٰ بن عمران کو دیکھا۔ کہ وہ گندم
 گول رنگ کے لمبے قد کے گھوگر پالے بالوں والے تھے ایسے جیسے شنوءہ کے آدمی ہوتے ہیں اس
 رات میں نے حضرت عیسیٰ کو بھی دیکھا کہ وہ درمیان قد کے سرخ و سفید آدمی تھے سیدھے بال تھے
 میں نے اس رات میں حضرت مالک کو دیکھا جو جہنم کے داروغہ ہیں اور دجال کو دیکھا یہ سب ان

نہاں میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کھائیں۔ (پس تو اس کی ملاقات میں شک نہ کرے۔
 ذکر) آپ ﷺ نے بلخ حضرت موسیٰ کو دیکھا اور ان سے ملے۔ جس رات آپ ﷺ کو امرام
 کرائی گئی۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۰۲ ج ۲ طبع دار الفکر بیروت) یہی وہی رات ہے۔
 (۳) شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

یہ موسیٰ کے ذکر پر فرمایا کہ تم یہ موسیٰ سے درشب معراج میں ملے تھے وہی حقیقت ہے کہ
 وہ کوہِ نظر بند کی تھیں۔
 (تفسیر عثمانی ص ۵۵۴)

(۵) اس آیت کی تفسیر میں علامہ امجد القادری صاحب فرماتے ہیں۔ معراج کی رات بھی اس سے ملے
 تھے اور بھی کی ہمارے۔
 (سورۃ القرآن)

(۶) تفسیر بحر محیط میں ہے۔

ای من لدنک موسیٰ ای فی لیلۃ الاسراء ای شایبۃ حقیقۃ و غیر
 النبی الذی اوتی القور الوقت وصفہ الرسول فقال طوال جمع کلام
 من رجال شلوۃ حین راہ لیلۃ الاسراء۔ الخ
 ترجمہ۔ یعنی حضور ﷺ معراج کی رات حضرت موسیٰ کی ملاقات میں شک نہ کیجئے یعنی آپ ﷺ
 نے واقعہ ان کو دیکھا ہے۔ اور وہی نئی تھی جن کو رات کی غیبتی اور تحقیق آپ ﷺ نے ان کا
 ملید بیان کیا اور فرمایا وہ بے حد کے گھوگر یا لے ہاتھوں والے تھے، جیسے قبیلہ شترہ کے آدمی ہوتے
 ہیں۔
 (بحر محیط ص ۲۰۵ ج ۷)

(۷) تفسیر روح المعانی میں ہے

وارادہ الذکر لقابہ من آیات لیلۃ الاسراء کما ذکر فی المصححین
 وغیرہما وروی نحو ذلک عن قتادۃ وجماعۃ من السلف۔
 وکان السراء من قبلہ لعانی اظہر تکن فی مریۃ من لقائہ علی غذا
 وعدہ تعالیٰ نبیہ علیہ السلام بلقاء موسیٰ وتكون الاية نازلة قبل

الاسراء۔

ترجمہ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ معراج کی رات حضور ﷺ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات
 ہوئی تھی جیسا کہ صحیحین وغیرہ میں ہے اور اسی طرح کی ایک اور روایت حضرت قتادہ اور سفیان
 ایک جماعت سے بھی منقول ہیں۔۔۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ سو آپ اپنے ملے میں شک نہ کیجئے
 کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کا وعدہ فرمایا۔

(تفسیر روح المعانی ص ۱۳۸ ج ۲)

اس اعتبار سے یہ آیت اللہ معراج سے پہلے نازل ہوئی لہذا اقتضائے النص سے حیات الانبیاء کا
 ثبوت ہوتا ہے۔ بلکہ ہمسائی حیات کا کیونکہ اس آیت کی تفسیر میں جو حدیث ذکر ہوئی ہے ان میں
 انبیاء کے وصقات بیان ہوئے جو جسم کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں مثلاً رنگ کا گندم گول ہونا اور بالوں
 کا گھونگر یا لا وغیرہ اس جگہ اصول فقہ کا یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جو قسم اقتضاء النص سے ثابت
 ہوتا ہے وہ بحالت افراد ثبوت واستدلال میں عبارت النص کے مشابہ ہوتا ہے۔

(۸) اس لئے شیخ التفسیر والمجد ریث مفتی اعظم حضرت مولانا محمد فرید الدین برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں
 انبیاء مقبور میں با جسد ہم و باروا جسد نرندہ ہیں یا مر متفق علیہ ہے۔

الاحادیث الصحیحۃ ذالۃ علی حیات الانبیاء و الشہداء و الصدیقین
 و الصالحین کما فی الحدیث فنبی الفہ حی یرزق۔ الخ

(فتاویٰ امجدیہ ہند پاکستان المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ ص ۳۳۰ ج ۱)

﴿احادیث کی روشنی میں حیات الانبیاء﴾

﴿حدیث نمبر ۱﴾ امام ابو یعلیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابو نعیم الاوزقی بن علی نے بیان کیا وہ فرماتے
 ہیں کہ ہم سے یحییٰ بن ابی بکر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے مستم بن سعید نے بیان کیا وہ
 حجاج سے اور وہ ثابت بنائی اور وہ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ
 حضور ﷺ نے فرمایا۔ الانبیاء احياء فی قبورہم یصلون

(۱) کتاب الفہم ۳۳۰ ج ۱ و ۲ (۱۵۸۸) (مجمع البحرین ج ۱ و ۲)
(۲) کتاب السبب الخالیہ ج ۳ ص ۲۶۹ (الجامع الصحیح ص ۱۲۳) (سند ابی نعیم حدیث ص ۳۲۲)
(۳) جامع المعجم ص ۱۸ ج ۵ (فیض الباری ص ۳۹ ج ۱) (سند بزار ص ۲۵۱) (مناہج السیاحہ
للبہانی حدیث ص ۱۱۱) (تذاتی فرید ص ۳۳۳ ج ۱) (جامع المعجم ص ۳۶ ج ۱) (مرقاۃ ص ۱۲۲
ج ۲) (خیر المصنوع ص ۹ ج ۱) (تذاتی مختار ص ۱۵۹ ج ۱) (فیض الباری ص ۱۶۰ ج ۲) (طوایف
المنہجۃ البیرونی ص ۸۸ ج ۲) (مجمع مصر) (میرزا یوسف ص ۲۵۰ ج ۳) (نشر المصیب ص ۲۸۸) (تذاتی
نصاب ص ۳۳ ج ۱) (مدارج الفہم ص ۳۳ ج ۲) (نشر المصیب ص ۳۰ ج ۳) (مدارج
المصیب ص ۳۳ ج ۲) (موسم المعبود ص ۱۰۰ ج ۱) (الذیاء ص ۳۵ ج ۲) (کتاب الموعود
ص ۱۳) (الشمس المشرقة ص ۱۱۲ ج ۳) (جذب القلوب ص ۱۸۰ ج ۱) (طوایف البیرونی
ص ۸۸ ج ۱) (مدارج الفہم ص ۳۳ ج ۲) (فیض الباری ص ۱۸۳ ج ۳)
(۴) سند البیہاقین ج ۳ ص ۳۲۲

ملاحظہ ہو کہ اس حدیث کی سند مؤثق کر کے اس روایت کی توثیق کرتے ہیں۔ یہ روایت ہمدانی سند
میں نقل ہوئی ہے۔ ص ۵۸۸ جلد ۲ میں ہے۔

ترجمہ۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ حضرات انبیاء اپنی قبروں میں از خود
سے اور نماز اور فرماتے ہیں۔

(حدیث کی معیت کے بارے میں علماء اسماء و رجال کی تفصیلی آراء)

(۱) محدث العصر حضرت مولانا نور محمد فرماتے ہیں ”ووافقہ الحافظ فی المعجلۃ السامعۃ فی الصحیح“ (فیض الباری صفحہ ۶۲ جلد ۲) کہ امام بیہقیؒ کی اس تصحیح پر حافظ ابن حجرؒ نے جلد ۶ میں اتفاق کیا۔

(۲) ملازمہ مثلاً بھی ایسی تانچہ کرتے ہیں۔ (مثلاً) کلیموں میں ۳+۹ جی ایلر)

(۳) حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ وصحیحہ البیہقی - ترجمہ - اس حدیث

شریف کیا امام اثنی نے بھیج کی ہے۔ (فتح البہری ج ۱ ص ۳۵۴)

(۴) دماغی قوت رکھنے کے لیے کہ مسح حیدر الاستیجا، احتیاء، فلی قبیریم۔ تریزہ۔ انجیا، اپنی قبور اس میں دیکھا اور صحیح حدیث ہے۔

(مرقہ = ٹرن، قطار و سب اقسام طبعی و صناعی)

(۵۱) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری کہتے ہیں یہ حدیث کے انبیاءِ سابقہ تیسوں میں نماز پڑھتے ہیں۔ صحیح ہے۔ (تعلیمی نصاب فقہی ص ۴۴۴ فقہائے اہل ہند و شرق)

(۶) نامہدنیغ مبدائیہ محدثہ بطور قیام ہے۔

ابو یعلیٰ یقول ثقات از روایت انس بن مالک آورده قال۔ قال رسول
 اللہ ﷺ الانبیاء احناء فی قبورهم یصلون۔

ترجمہ: امام علیؑ کی نقس سے حضرت انسؓ بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

(جذب الخلوب من ۱۵۰۰ جوارق الطیاق و من ۱۰۰۰ جوارق)

(۷) علامہ جلال الدین سیوطی اپنی مشہور اور مایہ ناز تصنیف "الکافی المختار فی میں انبیاء سے متعلق اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حيات النبي ﷺ في قبره هو وسائر الانبياء معلومة عندنا علماء

فقطعيًا كما قام عندنا من الأدلة في ذلك وتواترت به الأخبار".

زیرِ جہاں حضور ﷺ اور تمام انبیاء و کواکبِ انبی اپنی قبروں میں رُخسود ہونا ہمارے نزدیک علمِ حق سے ثابت ہے۔ اس لیے کہ اس سلسلہ میں ہمارے نزدیک دلائلِ ابراہیم اور اخبارِ درجہ تو اتر کر پہنچے ہیں۔

(المجلد ۱۷ ص ۱۳۷)

(۸) علامہ جمال الدین سیوطی فرماتے ہیں قال البیهقی فی کتاب الاعتقاد:

لأنبياء بعد ما قبضوا ردت إليهم أرواحهم فيهم أحياء عند ربهم

کا الشہداء

ترجمہ۔ امام تقیؑ کتاب الامت میں فرماتے ہیں کہ انبیاء کی اور اہل قبیلہ سے بیان کے بعد ان کی طرف سے روایتی باتیں ہیں۔ پس وہ اپنے رب کے پاس شہداء کی طرح زندہ ہیں۔

(الامامیہ لکھنؤ کی مطبعہ ۱۳۹۱ھ)

(۹) امام سیوطیؒ فرماتے ہیں۔

وقال الشیخ علی الذہبی السیسی حیات الانبیاء والشہداء فی القبر
کحیاتہم فی الدنیا ویشہد لہ صلاۃ موسیٰ فی قبرہ فان الصلاۃ
تستلزم جسدًا حیًا

ترجمہ۔ شیخ علیؒ فرماتے ہیں کہ انبیاء اور شہداء کی قبر کی زندگی ان کی حیات کی
مانند ہے اور ان کا ثبوت یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ کیوں کہ نماز پڑھنا
زندہ جسم کا خاصہ ہے۔ (الامامیہ لکھنؤ کی مطبعہ ۱۳۹۱ھ)

(۱۰) حضرت مجدد الف ثانیؒ حضرت انسؓ کی اس روایت سے استدلال کرتے ہوئے تحریر
فرماتے ہیں۔

بروز صغریٰ چون از یک وجہ موطن دنیوی است گنجانش ترقی
دارد احوال این موطن نظر بالاشخاص متفاوتہ تفاوت فاحش
وارد الانبیاء یصلون فی القبور شفیقہ بالشفعہ

پہلو پر نورؒ۔ یعنی قبر میں کوہ فیضی کہتے ہیں۔ جب ایک جہد سے دنیوی جنگوں میں سے ہے تو
ترقی کی گنجائش رکھتا ہے اور مختلف اشخاص کے اعتبار سے اس جگہ کے حالات خاصے متفاوت
ہیں۔ آپ نے یہ توضیح ہوگا کہ حضرات انبیاءؑ اگر اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

(مکتوبات دفتر دوم کتاب ص ۱۶)

مذکورہ اوّلیٰ کے طریق سے جو روایت ہے اس کے تمام راوی ثقہ اور شہید ہیں۔ جو بعد محمدؐ

نے اس کی تصحیح کی ہیں۔ کسی حدیث کے صحیح ہونے کے لئے اصول حدیث میں اس سے زیادہ قوی
اور مشہور دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس کے سب سے راوی ثقہ ہیں۔

(۱۱) علامہ مہاروفؒ منقولی لکھتے ہیں کہ ہذا حدیث صحیح

ترجمہ۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ (فیض اللہ پر شرح البانی ص ۱۸۲ جلد ۳)

(۱۲) علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ رجاء ابی یعلیٰ ثقاہ

ترجمہ۔ ابی یعلیٰ کی سند کے سب راوی ثقہ ہیں۔ (مجمع الزوائد صفحہ ۲۱۱ جلد ۸)

(۱۳) علامہ سیوطیؒ لکھتے ہیں۔ ورواہ ابو یعلیٰ ہر حال ثقاہ ورواہ البیہقی

وصحیحہ (دوقادونا صفحہ ۵۵ ج ۲)

(۱۴) تاجی شوکانیؒ لکھتے ہیں انہ فی قبرہ وروحہ لا تفرقہ لما صبح ان

الانبیاء احياء فی قبورہم۔ (تختہ الذکیرین شرح حسن حبیبین صفحہ ۲۸)

(۱۵) علامہ محمد ادریس کاندھلویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے نقطہ انبیاء کی حیات بیان کرتا

مقصود نہیں۔ بلکہ یہ بتاتا ہے کہ جس طرح انبیاءؑ کرام اس حیات دنیویہ میں مشغول عبادت تھے اسی

طرح اس حیات مدنیہ میں بھی مشغول عبادت ہے بلاغت کا تادم ہے کہ کلام میں آخری قید

کلام ہوتی ہے لکن الانبیاء احياء فی قبورہم یصلون میں مقصود کام مسطورہ اور عبادت

فی القبر کا بیان کرنا ہے اصل حیات امر مفرد ہے یصلون سے پہلے حیات کا ذکر کھنسیہ کے لئے

ہے اور مقصود یہ ہے کہ انبیاءؑ کرام کے اجسام مطہرہ اگرچہ اس عالم سے دوسرے عالم میں منتقل ہو

گئے لیکن وہی اجسام حسب سابق مشغول عبادت ہے اور اعمال حیات اور اشغال زندگی بدستور

جاری ہیں اور اعمال و اشغال میں نماز کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ ایمان کے بعد وہ یہ نماز کا ہے اور

نماز انبیاءؑ کرام کی آنکھوں کی غندک ہے عرض یہ کہ حضرات انبیاءؑ کرام کی حیات جسمانی ہے محض

روحانی نہیں۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۲۵۱ ج ۳)

جو حدیث ۲ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے حسین بن علیؓ نے بیان کیا۔ وہ عبدالرحمن بن

یہ بیان جو کہ ہے اور وہ اس کے بعد ہے اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہے کہ
 کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ خود بخود ہے ارشاد فرمایا کہ
 ان من المفضل ایہا صکم یوم الجمعة فلیہ خلق آدم و فلیہ قبض و فلیہ
 النسخة و فلیہ الجمعة فاکفروا علی من النصرة فان صلاحکم
 معروضہ علی قالوا یا رسول اللہ کیف تعرض صلاتنا بقلوب و
 ارمیت ای یقولون قد ہیت قال ان اللہ تعالیٰ قد حرم علی الذم من
 ان تاکل اجساد الانبیاء

حضرت اسی نے اوسرا حضرت یحییٰ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ کہ جب وہ لوگ اُن سے انفس میں بعد
کا ان ہے۔ کہ اسی دن حضرت آدم کی تخلیق ہوئی اور اسی دن ان کا انتقال ہوا اور اسی دن سور
پھر کا جانے لگا اور اسی دن دوا پروردگار کی جائے گا، جس "جسد کے دن" کھج پر کثرت سے درود
شریف پڑھا کرو۔ ہے شکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جا رہا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ
ﷺ آپ پر ہمارا درود پیش کیا جائے گا۔ جبکہ آپ ﷺ پر درود پڑھو جو چاہئے ہو گئے آپ ﷺ نے
فرمایا ہے شکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حضرات انبیاء و کرام کے اجساد ورام کر دیئے ہیں۔

(سنن نسائی ص ۲۰۳ ج ۱) (ابوداؤد ص ۲۱۳ ج ۱) (تفسیر ابن کثیر ص ۵۱۲ ج ۳)
(مسند رک جامع ص ۵۶ ج ۳) (ابن ماجہ ص ۶۱ ج ۱۱۸) (شرح المصنوع ص ۳۱۶ ج ۲)
(ابن ابی شیبہ ص ۵۶ ج ۲ طبع مجلس ملی) (سنن الکبریٰ ص ۲۴۹ ج ۳) (دارقطنی ص ۳۰۷ ج ۱ باب
لفعل جمع) (مسند احمد ص ۸ ج ۳) (صحیح ابن عزیز ص ۱۱۸ ج ۳) (ابن مہبان ص ۱۱۸ باب ذکر
نکاح و زنا) (کتاب الطلاق ص ۲۲) (کنز العمال ص ۳۶۸ ج ۸)

(ترغیب مندردی ص ۳۹ ج ۱) (نیل الاوطار ص ۳-۴ ج ۲) (میرت المعطفی ص ۲۵۸ ج ۳)
 (فتاویٰ ملتی مود ص ۸۲ ج ۱) (تفسیر مظہری طبع کوئٹہ ۱۵۳۱ھ ج ۱) (خیر التاویں ص ۱۰۰ ج ۱)
 (سوار الظلماء ص ۳۹) (الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۳۸۹) (مرقات ج ۲ ص ۲۱۰) - عبارات

الدرارين من ٨ (الكتاب من ٨) (رياض الصالحين من ٣٩٥) (المعراج من ١٢٠)
(رياض الصالحين من ١٥) (فتاوى فرج من ١٠٠)

(۱) اس حدیث کے بارے میں محدثین غلط فہم کے اقوال ہیں۔

وقد صرح هذا الحديث ابن حزيمة وابن حبان والدارقطني
والنورى في الأذكار

ترجمہ: اردو اکیڈمی، لاہور۔ اردو اکیڈمی، لاہور نے انکار میں تصحیح کیا ہے۔
(تفصیلی کی صفحہ ۱۲۷ ج ۳)

(۲) اس حدیث کے بارے میں امام نووی فرماتے ہیں کہ ۔

نہائی اور امنی لہجے نے بالآخر سائنس کی صدی سیحہ حضرت انس بن اوسؓ سے روایت کی ہے۔ (کتاب الوضو کا مضمون ۶۰ طبع مصر)

(۳) علامہ انور شاہ کشمیری تحریر فرماتے ہیں کہ:-

بانه صبح عنه عليه السلام قال ان الله عز وجل حرم على الارض ان تأكل جساد الانبياء. (فرائد الاسرار ص ٥١)

(۴) پتلا مہ محمد مسر فر از خان صفدر صاحب لکھتے ہیں کہ :

مبول حدیث کے برو سے یہ روایت بھی بالکل صحیح ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

(تسکین العیال و ص ۳۱۰)

(۵) ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ:-

ال ميركا ورواه ابن حبان في صحيحه والحاكم وصححه وزاد ابن

جاء بقوله وقال صحيح على شرط البخاري ورواه ابن هزيمة في

محييه والبيهتي في الدعوة الكبير قال الفوري "أسناده

(مر 15 ص ۱۲۵ ج ۳ مجمع من)

صحیح۔ الخ

(۶) ما نقلہ ابن جریر نے کہا کہ وصحیحة ابن خزيمة و صحیفة ترمذی و ابن کثیر

(الملح الباری ص ۲۰۲ ج ۱)

غریبہ وغیرہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

(۷) ما نقلہ ابن جریر نے کہا کہ صحیح ابن خزيمة ان الارض لا تاكل اجساد الانبياء

(مر ۱۶ ص ۱۹ ج ۲)

(۸) ما نقلہ ابن جریر نے کہا کہ انہ حسن۔ ترمذی کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(القول البدیع ص ۱۱۹)

(۹) ما نقلہ ابن جریر نے کہا کہ قد صحیح عن النبی ﷺ ان الارض لا تاكل

(کتاب الارح)

اجساد الانبياء۔ الخ

(۱۰) ما نقلہ ابن جریر نے کہا کہ حدیث کو صحیح علی شرط البخاری کہا

ہے اور ایک دوسرے مقام پر دونوں حضرات نے صحیح علی الشرط الشیعین کہا

(المعجم ص ۵۶۰ ج ۳)

(۱۱) ما نقلہ ابن جریر نے کہا کہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔ ومن تعامل فی هذا الاستاذ لم

يشك فی صحیحة روايته و شیرتھم و قبول الانعة حدیثہم۔

(جلاء الافحام ص ۲۵۲)

(۱۲) ما نقلہ ابن جریر نے کہا کہ انہ حسن صحیح

(ترجمان السنن ص ۳۹۷)

(۱۳) شیخ الحدیث محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ حدیث صحیح (مدارج المجد ص ۹۰ ج ۲)

(۱۴) ما نقلہ ابن جریر نے کہا کہ صحابہ کا یہ سوال اور آنحضرت ﷺ کا یہ جواب

اس امر کی صورت و شکل ہے کہ حیات سے جسمانی حیات مراد ہے نہ روحانی حیات مراد نہیں۔ اور نہ

اگر فقہاء و علماء کہ پھر وہ اس معروض میں نامزد ہوتا تو صحابہ کرام کا یہ سوال "وقد ارمست" کہ آپ

ﷺ کا جسم تو ذات کے بعد بوسیدہ ہو جائے گا۔ اور پھر حضرت ﷺ کا یہ جواب کہ اللہ تعالیٰ۔

زمین پر اجساد انبیاء کو خوراک نہ کر دیا ہے۔ نسب ہے معنی ہو جائے گا۔ (میر کا معطل ص ۲۵۴ جلد ۳)

﴿اعتراض﴾

بعض حضرات لکھتے ہیں۔ کہ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا راوی عبد الرحمن بن یزید بن

جابر نہیں۔ بلکہ عبد الرحمن بن قیس ہے۔ اور منکر الحدیث ہے۔

"الدرر النقیض جلد ۲ قسم اول صفحہ ۳۶۱" امام ابو حاتم فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن بن یزید بن قیس

ضعیف ہے لہذا یہ روایت منکر ہے۔ (ملل الحدیث لابن حاتم ص ۱۹ ج ۱)

﴿الجواب﴾ علامہ محمد سر فراز خان محدث صاحب تسکین العذری صفحہ ۳۱ پر اس اعتراض کے جواب

میں تحریر فرماتے ہیں کہ مقلدوں کا یہ مشہور مقولہ ہے کہ۔

عشت اول چون منہم مبارک

ثانیہ میرود و یوارک

کہ قمارت کی سب پہلی اعلیٰ ہی میزگی ہو تو اس پر جو ثمارت بھی استوار کی جائے گی وہ ثریا تک

کچھ ہی چلی جائے گی۔ اور یہ شعر اور بخاری اس اعتراض پر پورا صادق آتا ہے۔

اس حدیث کا بخاری ہے و عبد الرحمن بن یزید بن جابر ہے نہ کہ "عبد الرحمن بن یزید بن قیس"

(۱) اول اس لئے کہ جن کتابوں کے ہم نے پہلے حوالے دیئے ہیں ان تمام میں ابن جابر کی تصریح

ہے

(۲) و ثانیاً امام حاکم اور علامہ ذہبی اس سند کو ایک مقام پر امام بخاری کی شرط پر اور دوسرے مقام

پر امام بخاری اور مسلم و دونوں کے شرط پر صحیح کہتے ہیں۔ اور عبد الرحمن بن یزید بن جابر کو امام بخاری

اور امام مسلم کے راوی ہیں۔ انہ کہ ان قسیم اور متعدد محدثین نے ابو حاتم وغیرہ کا رد کیا ہے۔

﴿چنانچہ حافظ ابن قیم﴾ تحریر فرماتے ہیں کہ۔

ان حسین بن علی الجعفی قد صرح بسماعه له من عبد الرحمن بن

یزید بن جابر قال ابن حبان فی صحیحہ لنا ابن خزيمة ابو کریم

ثنا حسين بن علي ثنا عند الرحمن من بعد ان جابر المصريح
بالساعة منه وقبلهم انه طس انه اس جابر واما عن ابن السمع فقلنا
في اسم حده بعيد فانه لم يكن يشقه علي حسم هذا ليعامع بدر
وعلمه بهما وساعه منهما الملح۔ (جاء في الحاشية من جامع مصر)
ترجمہ۔ حسین بن علیؑ نے اعلیٰ نے تصریح کی ہے کہ روایت انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے بیان کیا۔ وہ
فرماتے ہیں کہ ہم سے عبد ربیع نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے حسین بن علیؑ نے بیان کیا
وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے عبد الرحمن بن یزید نے بیان کیا تو اس سند میں انہوں نے اس
سے بیان کی تصریح کی ہے۔ یہاں مقرر حسین کا یہ قول کہ عبد الرحمن کے دادا ابن جابر میں حسین سے علی
واقع ہوئی ہے کہ ان قصید کا انہوں نے ابن جابر سے لیا ہے تو یہ بہت ہی بدیہی بات ہے۔ حسین بن علی
پر اس میں کوئی شبہ نہ تھا۔ وہ تنقید کی حیثیت بھی رکھتے تھے اور دونوں کو غوی چاہتے بھی تھے۔ اور
دواں سے راحت بھی کی ہے۔

العرض امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایتی و غیرہ سب اس راوی کو عبد الرحمن بن یزید بن جابر
کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس روایت کو صحیح سمجھتے ہیں۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حضرت محمد ﷺ پر درود پیش کیا جاتا ہے۔

تو یہ بدلتی سند محمد ﷺ کے بدن مبارک اور روح مبارک دونوں کے ساتھ اعلیٰ رکھتی ہے۔

﴿حدیث ۳﴾ ابو عبد اللہ بن جبہ فرماتے ہیں کہ ہم سے عمرو بن سواد المصری نے بیان کیا وہ

فرماتے ہیں کہ ہم سے عبد اللہ بن وحب نے بیان کیا وہ عمرو بن الحارث سے اور ابو سعید بن ابی ہلال

سے اور وہ یزید بن الحکم سے اور وہ جابر بن ابی سے اور وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے

ہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ۔

اكرروا صلوة علي يوم الجمعة فانه مشهود تشهده الملائكة وان

احذوا ان يصلوا علي الا عرسلت علي صلوة حتى يبرق منها قال
فلنت وبعد الموت قال وبعد الموت ان الله حرم علي الارض ان
تأكل اجساد الانبياء فنهيهم الله حتى يبرق۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر کھڑے نہ رہو۔

شریف پر حاضر ہوئے ان فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی شخص مجھ پر

درود پڑھتا ہے تو اس سے پڑھتے ہی اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے حضرت ابوہریرہؓ فرماتے

ہیں کہ میں نے عرض کیا اور موت کے بعد فرمایا اور موت کے بعد بھی بنگلہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر

حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے اجساد طبع کو کھائے سو اللہ تعالیٰ کا نبی ﷺ زندہ ہے اس کو زندہ

ماتا ہے۔ (شرح الصدور ص ۳۶۸ کتاب العربیہ و موت) (ترغیب ص ۱۰۲ ج ۲) (نیل ص ۱۰۰ ج ۲ ص ۳۰۰ ج ۲

۱۰۱ ج ۲ ص ۱۱۹) (تہذیب ص ۱۱۹ ج ۲ ص ۱۱۹ ج ۲) (فیہ النبی ص ۱۱۹ ج ۲) (مرآۃ ص ۱۱۹ ج ۲) (نیل ص ۱۱۹ ج ۲)

پاکستان المعروف بہ نفا فی غریبہ ص ۲۳ ج ۱) (سیرت المصطفیٰ ص ۲۵۳ ج ۲) (فیض القدیر ص ۱۱۹ ج ۲) (نیل

العقب ص ۲۳۸)

﴿حدیث شریف کی محنت کے بارے میں محدثین کے اقوال﴾

(۱) حافظ منذریؒ فرماتے ہیں کہ اسنادہ جیدہ انکی سند جیدہ ہے (ترجمان لیس ص ۲۹۷ ج ۳)

(۲) حضرت امام علی القاریؒ فرماتے ہیں کہ باسناد جید فقلہ میرك عن المنذري

وله طرق كثيرة بالفاظ مختلفة۔

ترجمہ۔ کہ میرک اور امام منذریؒ سے اس کو جید سند سے نقل کیا ہے اور اس کے طرق بہت

ہیں مختلف الفاظ کے ساتھ۔ (مرآت ص ۲۲۲ ج ۳ طبع ۱۳۱۱ھ ص ۱۱۱ ج ۲ طبع مصر)

(۳) علامہ ذرقانیؒ فرماتے ہیں کہ رواد ابن ماجہ بدر جال ثقات

ترجمہ۔ اس کو ابن ماجہ نے ثقہ روایات سے نقل کیا ہے (ذرقانی شرح مواہب ص ۲۲۶ ج ۵)

(۴) علامہ مذاویؒ فرماتے ہیں کہ وقال دمیری رجالہ ثقات

ترجمہ: یہ صریح فرماتے ہیں اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (فیض القدیر ص ۷۸ ج ۲)

(۵) قاضی نعمانی فرماتے ہیں کہ وقت اخرج اس ماہیہ باسناد حسنہ الخ ترجمہ: امام ابن ماجہ نے جیسند کے ساتھ اس کی تخریج کی ہے۔ (مجلس ۱۰۰ ص ۲۰۰ ج ۳) اس حدیث سے یہ بات بالکل صاف واضح ہوئی کہ تمام انبیاء کے اہل بیت کے ساتھ وہی روحیں ہیں (مذہبی اہل بیت) امام اور مخلوق میں اور حقیقی زندگی کے ساتھ یعنی روح اور جسم دونوں کے ساتھ زندہ ہیں اور درود شریف ان کے جسم اور روح دونوں کے مجموعی طور پر قابل ہوتا ہے۔

(۶) چنانچہ حکیم امت حضرت مولانا شرف علی تھانوی اس حدیث کے فائدہ سے کہلاتے ہیں پس آپ ﷺ کا زندہ رہنا بھی قبر شریف میں ثابت ہوا۔ اور یہ رزق اس عالم کے واسطے ہوتا ہے اور گویا ان کے لئے بھی حیات اور مردودیت وارد ہے مگر انبیاء میں ان سے مکمل اتنی ہے۔ (نثر لطیف ص ۲۳۸ ج ۲ کبھی بسید کرانی)

(۷) اہل قادری اس حدیث کی تخریج میں فرماتے ہیں۔

وفیه إشارة إلى ان المعروض على مجمل الروح والجسد منہم ترجمہ: اور اس "جملہ" میں اس طرف اشارہ ہے کہ عرض صلاۃ آپ ﷺ کی روح اور جسم کے مجموعہ پر ہوتا ہے۔ (مرقاۃ ص ۲۴۱ ج ۳ طبع لبنان)

۸۔ اہل قادری مزید کہتے ہیں جس کا ترجمہ یہ تھا۔

حضرت ﷺ ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں اور آپ ﷺ کو رزق معنوی دیا جاتا ہے۔ اور آگے لکھتے ہیں کہ ولا یفایقہ ان یکون عندک رزق حسی ایضاً وهو الظاہر المتبادر اور اس سے یہ معنی نہیں ہے کہ اہل رزق حسی بھی ہو اور یہ ظاہر اور متبادر ہے۔

(مرقاۃ ص ۲۴۲ ج ۳)

امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث یحییٰ بن النعمان کی عبادہ بن نفی سے روایت مرسل ہے اور امام بخاری فرماتے ہیں وہ جالہ ثقات لم یکنہ مستطیع۔ علامہ عراقی شرح ترمذی میں فرماتے ہیں کہ ان کے تمام راوی ثقہ ہیں مگر اس میں قطعاً ہے۔ علی بعض خطرات نے اس پر اعتراض بھی کیا ہے کہ قسماً اللہ ہی یزق کا بخاری کا راوی ہے یہ مر فوج وایت کا حصہ نہیں ہے۔

﴿الکتاب﴾ ص ۱۰۰ ج ۲۰۰ ترجمہ: حضرت فرید خان منور صاحب تحقیق، محدث و مصنف ۳۲۰ پر اس اعتراض کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ اعتراض چنداں وقعت نہیں رکھتا۔ اولاً اس لئے کہ ترمذی شہرہ اللہ باحوال یہ حدیث آفری ہے کہ اصول حدیث کی رو سے صحیح اور ضعیف کا ایک ہی وجہ ہے اور حدیث صحیح ہونے کے لئے اس کا اتصال بھی ضروری ہوتا ہے اس لحاظ سے جن حضرات نے اس کو ضعیف کہا ہے گویا ان کے نزدیک اس کا اتصال بھی ثابت ہے اور حافظ ابن حجر نے تصریح کی ہے کہ یحییٰ بن النعمان عبادہ بن نفی سے روایت کرتے ہیں اور ان سے سعید بن ابی ہلال راوی ہیں

(تحدیب احمد ص ۳۹۸ ج ۳)

مذاہر حاشیہ علامہ سندھی برائے باب ص ۲۰۲ ج ۲ میں بھی کہا گیا ہے کہ عبادہ بن نفی کی ابوہریرہ سے روایت مرسل ہے لیکن یہ اعتراض بھی صحیح نہیں ہے حافظ ابن حجر نے تہذیب احمد ص ۱۱۳ میں تصریح فرمائی ہے کہ عبادہ بن نفی حضرت ابوہریرہ سے براہ راست روایت کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان حضرات نے اس حدیث کے مرسل اور منقطع تسلیم کرنے میں امام بخاری وغیرہ کا ساتھ نہیں دیا اور جمہور ہی کے ساتھ ہیں۔ ثانیاً اگر یہ روایت مرسل بھی ہو تو بعض محدثین کرام نے مرسل اور منقطع میں فرق کیا ہے لیکن امام سیوطی فرماتے ہیں کہ صحیح بات جس کی طرف فقہائے کرام علامہ خطیب بغدادی، امام ابن عبد البر اور دیگر محدثین کرام گئے ہیں۔ یہ ہے کہ مرسل اور منقطع ایک ہی ہے۔ (تہذیب الراوی ص ۱۲۶-۱۲۷) تب بھی مرسل روایت سے اصول حدیث کے رد سے ترجیح اور تفسیر درست ہے

ان چنانچہ امام سیوطی فرماتے ہیں کہ والنور جیدج بالمرسل جائز۔

(تدریب الراوی ص ۱۱۲)

ترجمہ: مرسل سے ترجیح کا ہے۔

اور امام احمد بن حنبلؒ کی تدریب الراوی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ قال شیخ الاسلام

والمرسل یفسر المتصل

ترجمہ: شیخ الاسلام جاننا کہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ مرسل روایت سے متصل روایت کی تفسیر کی جائیگی۔
(مقدمہ ص ۱۱۲)

ہے۔

اور حدیث (فہمی اللہ حی یرزق) کی روایت کی تفسیر ہے میں میں رزق اپنے مال کے

بغیر روایت کا ذکر ہے چنانچہ حضرت اوی بن اویؓ کی روایت نقل کی جائیگی ہے اس میں

حضرات انبیاء کے بعد اطیب کی حیثیت کا ذکر اور درود شریف کے سلسلہ میں روایت کے بعد

اطہر سے تعلق کا تذکرہ تھا لیکن اس میں یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ قرآن ہی کسی کو اعلیٰ تعلق نہ ہو بلکہ

خارجی تعلق ہو کہ وہاں ایسی حیات نہ ہو جس میں کسی قسم کے رزق کی ضرورت پیش آئے اور حضرت

ابورواۃ کی یہ مرسل روایت اس کی تفسیر اور حیات کے اس معنی کو ترجیح دینے کے لئے کافی ہے کہ

تعلق حیات کا ہے اور اس میں باقاعدہ شایان شان رزق ملتا ہے (فہمی اللہ حی یرزق)

لہذا اصول حدیث کی درس سے یہ روایت مرجع اور منسب ہے وثالثاً جو حضرات مرسل سے احتیاج

کے قائل نہیں ہیں وہ بھی اس کے قائل ہیں کہ مرسل معتقد حجت ہے

(تدریب الراوی ص ۱۱۲) اور مقدمہ نووی ص ۷۷ وغیرہ) اور اس حدیث کی تقویت کے لئے علاوہ

سابقہ پیش کردہ اور متعدد عرض کی جانے والی احادیث کا اجماع امت مؤید ہے اس لئے یہ روایت

قوی استدلال ہے وریعاً محدثین کرام کو یہ قاعدہ ہے کہ جو جملہ حدیث کے ساتھ ہو وہ متصل

نہ ہوا جائے بلکہ بعض احتمال سے اور ان روایت نہیں ہو سکتا۔ (فتح الباری ص ۳۲۵ ج ۱)

دوسرے احادیث کے لئے محدثین کرام نے جو قواعد بیان فرمائے ہیں وہ یہ ہیں:-

ویندرک ذالک بورودہ متصلاً فی روایۃ اُخریٰ او بالتخصیص علی

ذالک من الراوی او بعض الانسۃ المطلقین او باستحالة کونہ

یقول ذالک۔

ترجمہ: اور اس اور ذالک کا علم اس طرح ہوتا ہے کہ مدرج حدیث کسی دوسری روایت میں ایک قریب

راوی سرائت سے بیان کرے کہ وہ روایت ہے یا اطلاع پائے والے اماموں میں سے کوئی اس کی

تفسیر کرے یا اس قول کا کہ حضرت علیؓ سے ثابت ہونے والی ہو۔ (تدریب الراوی ص ۱۱۲)

بلکہ غریب بات اس کے مدرج نہ ہونے کی دلیل ہے کہوں کہ حضرت علیؓ نے قاضی راہیہ فرما

کر حضرات انبیاء کی حیات ثابت فرمادی ہے۔ تو پھر فہمی اللہ حی یرزق کا ارشاد آپ

سے حال کیوں ہو گا۔

وخطاً منسباً اگر اس کو مدرج بھی تسلیم کر لیا جائے کہ راوی میں سے کسی نے حدیث کے سابق حصہ

مطلب اور مراد سمجھ کر اس کو اپنی طرف سے بطور تفسیر کے بڑھا دیا ہے۔ تب بھی اس بات کی واضح

دلیل ہے کہ یہ حدیث آنحضرت ﷺ کی حیات کی دلیل ہے۔ کیوں کہ اصول حدیث کا یہ قاعدہ ہے

کہ حدیث کا راوی اپنی مراد حدیث کا مطلب پر نسبت دوسروں کے زیادہ بہتر جانتا ہے چنانچہ

امیر ایمان محمد بن اسلم علیہ الصلوٰۃ علیہ وسلم لکھتے ہیں کہ حدیث کا راوی حدیث کی مراد کو دوسروں سے زیادہ

بہتر جانتا ہے۔ (سبل السلام ص ۱۳۶ ج ۱ طبع مصر)

لہذا اگر یہ حصہ مدرج بھی ہو تب بھی آنحضرت ﷺ کی حیات پر اس سے استدلال درست ہوگا

کیونکہ راوی حدیث نے یہی مطلب سمجھا ہے۔

حدیث ۴۱۱ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ہم سے محمد بن عوفؓ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہم

سے مقرر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے حنیفہؓ نے بیان کیا وہ صخرہ حمیدہؓ سے زیادہ

سے اور وہ یزید بن عبد اللہ بن قسیط سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ ما من احد منکم علی الاذن اللہ علی روحی

حتیٰ ارذ علیہ السلام۔

ترجمہ: کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر سلام کہتا ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے یہاں

تہذیب میں اس کا نواب دیا ہوں (ابوداؤد میں ۲۷۹ ج ۱) (مسند احمد میں ۵۲۷ ج ۲)
 (۱) تہذیب میں ۳۹۸ حدیث ۳۰۰ ج ۱ (فیض القدیر میں ۳۶۷ ج ۵) (تفسیر ابن کثیر میں ۵۸ ج ۳)
 (۲) منہج کرمی شریفی میں ۱۳۵ ج ۵ (معارف اللہ میں ۵ ج ۳۷۸) (ترغیب و ترہیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۳) (تذکرہ صدقات ۱۰۰) (فتاویٰ دعوہ ہند پاکستان المعروف پتہ قادی فریہ میں ۳۲۱ ج ۱)
 (۴) (تہذیب میں ۱۹۲) (فتاویٰ ابن تیمیہ میں ۳۶۱ ج ۳) (غیر الفتاویٰ میں ۱۹۹ ج ۱) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۵) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۶) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۷) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۸) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۹) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۱۰) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۱۱) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۱۲) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۱۳) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۱۴) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۱۵) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۱۶) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۱۷) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۱۸) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۱۹) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)
 (۲۰) (تہذیب میں ۳۹۹ ج ۲)

بیرسمہ مکی رنجدار جواب آں اب
 کہ حدیث میں کرامتیں کرامت کی آراء

(۱) حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ صحیحہ السنوی فی الاذکار۔
 ترجمہ۔ امام نووی نے کتاب الاذکار میں اس کی تصحیح کی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر میں ۵۱۳ ج ۳ طبع ہمارا احیاء الکتب العربیہ)

(۲) امام نووی کتاب الاذکار میں لکھتے ہیں کہ یا لا اسنادہ الصحیح۔

ترجمہ۔ کہ یہ حدیث صحیح اسناد سے مروی ہے۔ (کتاب الاذکار میں ۱۰۶ طبع مصر)

(۳) حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ وهو حدیث جید

ترجمہ۔ اور یہ حدیث جید ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ میں ۳۶۱ ج ۴)

(۴) دلائل قادی فرماتے ہیں کہ قال ابن حجر ورواہ الطبرانی وابن عساکر

وسندہ حسن بل صحیحہ السنوی فی الاذکار وغیرہ

ترجمہ۔ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اسکو طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے

بلکہ امام نووی نے اس کو کتاب الاذکار وغیرہ میں بھی قرار دیا ہے۔ (مرقات میں ۳۳۱ ج ۲)

(۵) علامہ ابو داؤد شافعی اور علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ روایت ثقاہ

ترجمہ۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (مقیدۃ السنن میں ۵۱) (تہذیب میں ۳۳۰ ج ۳)

(۶) علامہ ترمذی فرماتے ہیں کہ روی ابو داؤد بسندہ صحیح۔

ترجمہ۔ امام ابو داؤد نے صحیح سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔ (وفاء الوفاء میں ۳۰۳ ج ۲)

(۷) امام ترمذی فرماتے ہیں کہ وهو اعتماد صحیح (شفاء القام میں ۱۰۵)

ترجمہ۔ امام ابو داؤد اور امام احمد نے اس روایت پر اعتماد کیا ہے اور یہ اعتماد صحیح ہے۔

(۸) حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ وروایتہ ثقاہ (فتح الباری میں ۶۰۳ ج ۲)

ترجمہ۔ اور اس کے روایت ثقہ ہیں۔

(۹) نواب صدیق خان لکھتے ہیں کہ قال السنوی فی الاذکار اسنادہ صحیح

وقال ابن حجر رواہ ثقاہ (رہلہ طالب میں ۸۳۳)

(۱۰) علامہ عزیزی لکھتے ہیں کہ اسنادہ حسن (السرائر میں ۲۷۹ ج ۳)

(۱۱) علامہ ذرقانی فرماتے ہیں کہ باسناد صحیح (ذرقانی شرح مواہب میں ۳۰۸ ج ۸)

(۱۲) امام سخاوی فرماتے ہیں کہ روی احمد و ابو داؤد والطبرانی والنسبی

باسناد حسن بل صحیحہ السنوی فی کتاب الاذکار وغیرہ

(القول المہدیج میں ۷۷)

امول حدیث کی رو سے یہ حدیث بالکل حسن اور صحیح ہے اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ بیہا کہ

آپ بحوالہ پڑھ چکے ہیں۔ اور محدثین کرام کی خاص جماعت اس کی تصحیح اور تحسین کرتی ہیں۔ پس

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی قبر مبارک یعنی مدفن ارضی میں حیات جہانی ہو۔

علامہ ابن عربی سے منسوب ہوتا ہے کہ بعض اوقات میں انبیاء سے ارادہ ملے ہوتے ہیں اور
اسلام کے وقت تک انہیں کوئی شے نہ جانتے ہیں۔

﴿الجواب﴾ اس احتمال سے خارج کر دیا اور ہم نے مختلف کتابوں میں متعدد روایات فرمائی ہیں
ہیں ان میں سے پندرہ یا بیس کے جاتے ہیں۔ ان کے کمال سے شک و شبہ دور ہو جاتا ہے۔

(۱) اہل باطنی قاری اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

قال الفاضل لمعل معناه ان روحه المفسدة في شئ ما هي العنصرية
الاجنبية فاذن بلغه السلام احد من الائمة ربه الله تعالى روحه المظلمة
من تلك الحالة التي ربه من سلم عليه (التي ان قال) وقال ابن
العلاء ربه الروح كضاية عن اعلام الله اياه مان فلاناً صلبى عليه
زبر۔ قاضی فرماتے ہیں کہ شاید اس کا معنی یہ ہو کہ آپ ﷺ کی روح مقدس اللہ تعالیٰ کے جلال
اور شہادہ کے ظہار میں مشغول ہوتی ہے۔ پس جب آپ کو امت میں سے کسی کا سلام پہنچتا ہے تو
اللہ تعالیٰ آپ کی روح مبارک کو اس طرف سے سلام کہنے والے کے سلام کے جواب دینے کی
طرف لوٹا دیتا ہے۔ پھر آگے لکھتے ہیں کہ ابن العلاء فرماتے ہیں کہ روح کنایہ ہے اس سے کہ اللہ
تعالیٰ آپ کو خبر دیتا ہے اس پر کہ اس شخص نے آپ ﷺ پر درود و تحریف پڑھا۔

(مرقات ص ۳۳۱ ج ۲ طبع مصر)

(۲) علامہ جمال الدین سیوطی نے احتمال مذکورہ کے چند روایات اپنی کتاب انباء الاذکیاء
میں لکھے ہیں ان میں سے ایک جواب یہ ہے جس کو شیخ ابو داؤد نے جلد ۲ صفحہ ۲۸۶ ماثیر پر نقل کیا ہے۔

ان قوله ربه الله جملة حالية وقاعدة العربية ان جملة الاحوال اذا
وقعت فعلاً ما ضيأ قدرت فيها قد كقولہ تعالیٰ او جاء وكم حصرت
صدور مع ای قد حصرت وكذا هيذا تقدر الجملة ما ضيئة سابقة على

السلام الواقع من كل احد وحقى ليست للتعليل بل لسبب۔
العطف بسببى الواو فصار لتقدير الحديث ما من احد يسلم على
الاقد ربه الله على ربه على قبل ذلك وارد عليه۔

زبردہ کہ برائے اللہ کا بعد حال ہے اور عربی کا قاعدہ ہے کہ حال جب فعل ماضی ہوتا ہے اس میں زبرد
قد مقدم ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول او جاء وكم حصرت صدور مع میں حرف
قد مقدم ہے اور گویا مہارت یوں ہے قد حصرت اور اسی طرح اس مقام پر بھی حرف قد
مقدم ہے اور یہ بعد ہر سلام کہنے والے کے سلام سے بہر حال پہلے اور ماضی میں ہے اور حرف حتی
تعلیل کے لئے نہیں بلکہ بعض اہل علم کے لئے ہے جو معنی واو کے ہے اور ماضی حدیث یوں ہے کہ
کوئی شخص مجھ پر سلام نہیں کہتا مگر اس خط میں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری روح اس سے پہلے ہی
لوٹا دی ہوتی ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں (انباء الاذکیاء ص ۱۰)

(۳) حضرت مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ اس حیات میں شبہ نہ کیا جائے کہ یہ کون ہے
جس کی میری روح جو ملکوت اور جہروت میں مستغرق تھی جس طرح کہ دنیا میں نزول ہوتی کے وقت
کیفیت ہوتی تھی اس سے اتفاق ہو کر سلام کی طرف متوجہ ہو جاتا ہوں اور اس کو درود سے تعبیر فرمایا
کذا فی السمعات المنع۔ (نشر الطیب ص ۳۲۹ ج ۲ مکتبہ المدینہ کراچی)

(۴) حضرت مولانا منظور نعمانی صاحب اس حدیث پاک کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
علامہ ازہری انبیاء کا اپنی قبور میں زندہ ہونا ایک مسلم حقیقت ہے اگرچہ اس حیات کی نوعیت کے
بارے میں علماء امت کی رائیں مختلف ہیں لیکن اتنی سی بات سب کے نزدیک مسلم اور بالکل شریعہ
سے ثابت ہے کہ انبیاء اور خاص کر سید الانبیاء ﷺ کو اپنی قبر میں حیات حاصل ہے اس لئے حدیث
کا یہ مطلب کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ آپ ﷺ کا جسد اطہر روح سے خالی رہتا ہے اور جب کوئی
سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دلوانے کے لئے اس میں روح ڈال دیتا ہے اسی بناء پر اکثر
شاذیمین نے درود روح کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ قبر مبارک میں آپ کی روح پاک کی تمام تر توجہ

دوسرے باطنی طرف ہوتی ہے۔ اور آپ ﷺ نے قرآنی کی دعائی و مجالی تعلیمات کے مشاہدہ میں
سبحر و فوجتے ہیں اور یہ بات باطنی ترین قیاس ہے بلکہ جب کوئی ایسی سلام عرض کرتا ہے تو وہ
فرشتہ کے ذریعہ یا خدا راست آپ ﷺ تک پہنچتا ہے قرآن قرآنی کے الفاظ سے آپ ﷺ کی روح
اس طرف بھی متوجہ ہوتی ہے اور آپ ﷺ سلام کا جواب دیتے ہیں۔ پس اس روحانی قیام و اتقان سے
کادو روح سے تعمیر فرمایا گیا۔ ﴿معارف الحدیث ص ۹۰﴾ سنی مقلد کراچی کے

(۵) حضرت جہنم باوجود قوتی اس حدیث شریف پر طویل بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سورت میں حاصل معنی حدیث شریف کا یہ ہونا کہ جب کوئی رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجتا ہے تو خداوند کریم ہرچی درجہ پر فروع کو اس حالت استغراقی فی ذات اللہ تعالیٰ و جمعیات اللہ سے جو حد تک ہویت و وحدیتیت نامہ آپ کو حاصل رہتی ہے اپنے ہوش و جاہ فراموش ہے یعنی جب تک انکشاف نبوی ﷺ کو جو انکشاف الہی اللہ حاصل تھا۔ مبدل یا نقیض ہو جاتا ہے۔ اور وہ جسے اولیٰ النفس حاصل ہوتا ہے۔ اور اپنی ذات و صفات اور کیلیات اور واقعات مختلفہ ذات و صفات سے اطلاع حاصل ہو جاتی ہے۔ چونکہ سلام ہمارا یہاں ابھی تخیل و قیاس معنویہ ذات خود ہیں۔ اس لئے اس سے مطلع ہو کر بعد حسن اخلاقی ذاتی عوام سے مشرف فرماتے ہیں۔۔۔ الخ۔

(آب حیات ص ۵۷)

(۶) جاننا کہ اس شخص کو فرماتے ہیں۔

المراءىء الروح المنطق لأنه عليه السلام حي في قبره وروحه
لا تبارقه لما صبح أن الأنبياء أحياء في قبورهم.

ترجمہ ہر دوں سے مراد اطلاق ہے کہ جو حضور ﷺ اپنی قبر اطہر میں زندہ ہے اور آپ کی روح مبارک آپ ﷺ سے متحدہ نہیں ہوتی چنانچہ صحیح روایت میں آتا ہے کہ حضرات انبیاء و اہل قبروں میں زندہ ہیں۔
(بحوالہ تحفۃ المذاکرین ص ۸۸، المجلد کاغذی)

دوسرا اشکال کے علامہ ابن حجر یہاں ایک اور اشکال فرماتے ہیں۔

وقد استعمل ذلك من جهة اخرى وهو انه يستلزم استعراق الرمان
كله في ذلك لاتصال الصلوة والسلام عليه في اقطار الارض من
لا يحصى كثرة.

اور اس حدیث میں ایک دوسرے سے اشتغال و ادا دینا ہے وہی کہ اس سے ادا کرتا ہے کہ اپنے پاس رکھ لے یا سلام کے ذریعہ اس میں صرف ایک سو جائے کہ نگہ زمین کی چشمہ اطران سے صغر و اسلام اس کفر سے آپ کو پہنچتا ہے خدا خصما ہو شمار سے باہر ہے۔

(فتح الباری ص ۶۰۳ ج ۶ کراچی)

(الجواب) یہ مافقہ اس خبر اس اذکار کے جواب میں فرماتے ہیں۔

واجيب بان امور الآخرة لا تدرك بالعقل و احوال البرزخ اشبهه
 باحوال الآخرة واليه اعلم.

اس کا جواب دیا گیا ہے کہ آخرت کے معاملات عقل سے نہیں سمجھائے جاسکتے اور ہرگز کے
محامات احوال آخرت سے مشابہ ہیں۔ واللہ اعلم۔ (فتح الباری ص ۶۰۳ ج ۲ طبع کراچی)
﴿حدیث ۵﴾ امام نسائی فرماتے ہیں کہ ہم سے عبد الوہاب بن عبد النعمان اور اس نے بیان کیا وہ
فرماتے ہیں کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے بیان کیا وہ سفیان بن ثورؒ سے اور عبد اللہ بن مرثب
سے اور وہ زاذانؒ سے اور وہ عہد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں، و فرماتے ہیں کہ
حضرت ﷺ نے فرمایا۔

ان لہ ملنکۃ سیاحین فی الارض یسلعون فی من امشی السلام
ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ ایسے فرشتے مقرر ہیں جو زمین میں گھومتے ہیں اور
امت کا سلام بخشنے پہنچاتے ہیں۔

(نواز شریف ص ۱۳۳ ج ۱) (موارد الطمان ص ۵۹۴) (ابن ابی شیبہ ص ۵۱۷ ج ۲) (خاصائص
الکبریٰ ص ۲۸۹ ج ۲) (الجامع الصغیر ص ۹۳ ج ۱) (مسند احمد ص ۳۳۱ ج ۱) (مشکوٰۃ شریف ص ۸۹)

[illegible]

حدیث کی محنت کے پارے میں علماء نجد ٹہین کی قرار ہے

(۱) مزید فراموشی کے خوف سے کہ حدیث صحیحہ سے غلطی نہ ہو سکی ہے۔

(السلامة العامة)

(۲) الامام علی (ع) فرماتے ہیں کہ "رواہ احمد و الترمذی و الدارمی و ابوی نعیم و التیہمی و الخلیفی و ابن حبان و الحاکم فی صحیحہما و قال صحیح
الاحمد"

قریباً تمام ائمہ اہل حق و راستی اور علیم و عجمی نے غلطی سے کہا کہ "ابن عباسؓ نے اسے اپنے صحابین

میں نے ایت کیا ہے اور حاکم فرماتے ہیں کہ یہ صحیح سند ہے۔ (القول المبدع ص ۱۱۵)

(۲) امام محمد رافعی قہرہ فرماتے ہیں کہ امام نسائی اور اسحاق عیسیٰ اللہ تعالیٰ نے صحیح سند سے یہ روایت نقل کی ہے۔
(وفی الدار القادسیہ ص ۳۰۰ ج ۲)

(۲) امامی قاضی فرماتے ہیں کہ: قال آسن خجرو ورواہ احمد و ابو نعیم

النسبتي وذكر ابن عساكر طرقاً متعددة وحسن بعضها ثم قال وفي رواية بسطاً حسن.

ترجمہ۔ اہل حق فرماتے ہیں اور اہل کفر و باغیہم اور باغیہ کے روایت کیا ہے اور اہل حق نے اس کے متعدد طرق ذکر سے ہیں اور بعض کی تفسیر کی ہے پھر فرماتے ہیں اور ایک روایت میں "سن" سند کے ساتھ مروی ہے۔ (مرقات ص ۳۴۱ ج ۴ طبع ملتان)

[illegible]

(۱۳۷۹ م ۵۲۶۴۰۸۰)

اس سے صاف معلوم ہوا کہ غزوہ بدر کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ اسلام کی پہلی فوجی فتوحات سے بہت ہے۔

(۶) - مہاجرین کا مسئلہ اور نعمانی لکھتے ہیں :-

ایک دوسری حدیث میں جسے طبرانی وغیرہ نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت کیا ہے یہ بھی تفصیل
 ہے کہ صلوٰۃ و سلام پڑھانے والا فرشتہ بھیجے والے امتی کے نام کے ساتھ صلوٰۃ و سلام پڑھاتا ہے کہ
 ہے یا محمد ﷺ علیک فلاں کذا و کذا اسے محمد ﷺ کے تیار ہونے والے امتی نے تم پر اس
 طرح صلوٰۃ و سلام بھیجا ہے اور حضرت عمار بن یاسرؓ کی اس حدیث کی بعض روایات میں یہ بھی ہے
 کہ وہ فرشتہ صلوٰۃ و سلام بھیجے والے امتی کا نام اس کے ولدیت کے ساتھ ذکر کرتا ہے یعنی حضور ﷺ
 کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔ یا محمد صلی علیک فلاں بن فلاں۔ یعنی خوش
 قسمتی ہے اور کتنا ارزا ان سودا ہے کہ جو امتی اخلاص کے ساتھ صلوٰۃ و سلام عرض کرتا ہے وہ حضور ﷺ
 کی خدمت میں اس کے نام اور ولدیت کے ساتھ فرشتے کے ذریعے پہنچتا ہے۔

(معارف اللہ سے) (۲۷۴)

جناب! امید ہم در آرزوای قاصد آخر بازگو
در مجلس آں بازیخ حریفی که از ما میرود

(۷) امام سخاویؒ نے امام دارقطنیؒ کے حوالہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

ان لله ملكة يسبحون في الارض يبلغون صلوة من صلي من
امتى

ترجمہ: چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم فرشتے زمین میں پھرتے ہیں میری امت میں سے جو شخص مجھ پر

مسلم وچ حدیث ہے کہ وہ کچھ کو کچھ لے گیا۔ (شکا، القام، ص ۳۴) (القول، البدیع، ص ۱۱۵)
 ان دونوں روایتوں کو ملائے سے معلوم ہوا کہ فرشتے مسلم و اسلام حضور ﷺ پر پیش کرتے ہیں۔
 (۱۰) حضرت مریضی فرماتے ہیں کہ مسلم نے سلام آپ ﷺ پر پیش کیا پاتا ہے اسی طرح مسلم و
 اور دیکھی پیش کیا پاتا ہے۔ (السران، المبر، ص ۱۵۸ ج ۱)
 (۱۱) حدیث صحیحی فرماتے ہیں رواہ الترمذی و رجالہ رجال الصمد صحیح۔
 (مجمع الزوائد، ص ۲۴ ج ۹)

(۱۰) امام احمد اور مسلم نے فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (مشترک، حاکم، ص ۳۳۹ ج ۲)

☆ حضرت انبیاء سے ملاقات ☆

﴿حدیث ابو ہریرہ﴾

(۱) ابن ابی ہریرہ قال قال النبی ﷺ اسری بی لقییت موسیٰ قال
 فنعتہ فاذا رجل حبیبہ قال مضطرب رجل الرأس کانه من رجال
 شوبہ قال ولقییت عیسیٰ فنعتہ النبی ﷺ فقال ربعة احمر کانما
 خرج من دباس یعنی الحمام ورایت ابراهیم وانا اشبه ولده
 به الخ۔

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میں حضرت موسیٰ
 سے میری ملاقات ہوئی رسولی نے فرمایا پھر حضور ﷺ نے حضرت موسیٰ کا حلیہ بیان فرمایا اور ارشاد
 فرمایا میں اور وہ ان تھے۔ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے فرمایا کسی قدر کھنگریالے بالوں والے تھے۔
 جیسے قبیلہ شمر کے مرد ہوتے ہیں پھر فرمایا اور میں حضرت عیسیٰ سے ملا۔ پھر آپ ﷺ نے انا
 علیہ بیان فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ وہ بچہ دے جسم کے سرخ رنگ کے تھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ مجھے

بھی ابھی غسل خانہ سے نکل کر آئے ہیں۔ اور میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا اور میں اکیلا وہ میں
 سب سے زیادہ ان سے مشابہ ہوں۔

﴿بخاری، ص ۳۹۹ ج ۱﴾ ﴿مسند، ص ۲۸۹ ج ۲﴾ ﴿مسند، ص ۳۳۹ ج ۲﴾ ﴿مسند، ص ۳۳۹ ج ۲﴾
 ﴿مسند، ص ۳۳۹ ج ۲﴾ ﴿مسند، ص ۳۳۹ ج ۲﴾ ﴿مسند، ص ۳۳۹ ج ۲﴾
 ﴿مسند، ص ۳۳۹ ج ۲﴾

☆ حدیث ابن عمر ☆

عن ابن عمر قال قال النبی ﷺ رايت عیسیٰ وموسىٰ وابراہیم قالما
 عیسیٰ فاحمر جعد عریض الصدر واما موسیٰ فقادح جسیم سبط
 کانه من رجال الزبط۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میں میں نے
 حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم کو دیکھا میں حضرت عیسیٰ کو سرخ رنگ، پر گوشت خم
 اور چڑے سینے والا تھے، اور حضرت موسیٰ گندنی رنگ اور موزوں ساخت تھے وہ ایسے تھے جیسے
 "سودان" کے طویل القاسم لڑکے ہوتے ہیں۔ ﴿بخاری، ص ۳۸۹ ج ۱﴾

☆ حضرت موسیٰ کا قبر میں نماز پڑھنا ☆

حضرات انبیاء اپنا قبروں میں نہ صرف زندہ ہیں بلکہ دوبارہ بھی تازہ ادا فرماتے ہیں۔ چنانچہ
 حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ۔

(۱) عن انس بن مالک ان رسول اللہ ﷺ قال عروہ علی موسیٰ لیلۃ
 اسری بی عند الکئیب الاحمر وهو قائم یصلی فی قبرہ۔
 ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرا معراج کی رات
 حضرت موسیٰ پر گزر رہا تھا وہ سرخ نیلے کے پاس اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

[illegible]

ہر روز حیاتِ انبی سے ملنے آج ہمارے لیے نئی روشنی میں ملنا ہو۔

(أ) عن سعيد بن المسيب قال: ثم نزل السبع النطاق والأقدام في قدر رسول الله ﷺ أيام الحجرة حتى عاد الناس.

ترہیں حضرت سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ حرو کے دنوں میں، میں مشہور مشفق کی قبر مبارک سے ملوں اور اقامت کی آواز سنتا ہوں یہاں تک کہ لوگ داپس آتے۔

[illegible]

(۱) زرعی میں ۵۴۴۴.۴۴ (۲) سیرۃ النبیؐ میں ۲۵۰ ج ۲

☆ خداوند شہید احمد شہیدی تحریر فرماتے ہیں۔

ان النفس تمشي كما تقرر والله يصلي في قبره باذان وإقامة.

نہ ہر چنگ خضرت کے ہاں قبر مبارک میں زندہ ہیں، جیسا کہ بہت بوچکا اور بیشک آپ ﷺ اپنی قبر میں اذان اور اقامت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ ﴿فتح الکلم ص ۵۱۹ ج ۲﴾

(٢) عن عائشة قالت كنت أدخل بيتي الذي فيه رسول الله ﷺ

وَأَنِّي وَأَصْغَةً ثَوْبِي وَأَقْدَمَ أَمْسَا هُوَ زَوْجِي وَأَبِي قَلْبَا دَفِنَ عَمْرٍَ مَعِي
فَوَاللهِ مَا نَحْطُتُهُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَى ثِيَابِي حَيًّا، مِنْ عَمْرٍَ.

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے اس کمرے میں جس میں خضہ ہوتا تھا
ملفوظ لکھا تھا، بلا حجاب داخل ہو جاتی تھی اور میں سمجھتی تھی کہ ایک آدمی اور دوسرا میرا والد

میرے پاس جب ان کے ساتھ حضرت مرثیٰ تہ فین آئی تو ان کی قسم میں اس بزرگ و جلیل مرتبہ سے حیا کی وجہ سے بغیر پردے کے کبھی بھی نہ جایا کرتی تھی۔

دریخت شریلیک کی وضاحت کرتے ہوئے حاشیہ ملاحظہ فرمائیں۔

أما هذا من غير ما أوضح دليل على حبها للموت.

رہے۔ حیات میں مرنے کے الفاظِ حیات کے اندر ہی ہوا، شہیدِ حیات ہے۔ جو حیاتِ شہید جس ۱۹۵۹ء میں

☆☆ حیات الانبیاء اور مفسرین کرام ☆☆

(۱) حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ مفتی اعظم پاکستان معارف القرآن میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ آپ ﷺ کی وفات کا رجحان ایسا ہے جیسا کوئی زندہ شوہر گھر سے غائب ہو اس لئے آپ ﷺ کی میراث تقسیم نہیں ہوتی اسی وجہ سے آپ ﷺ کی ازواج منظر ہست کا دور حال نہیں جو عام شوہروں کی وفات پر ان کی ازواج کا ہوتا ہے۔

(۲) قاضی شاد اللہ پانی پتی تفسیر منظمہ صریحیں تحریر فرماتے ہیں۔

والحق عندي عدم اختصاصها بهم بل خيرة الانبياء، اقوي منهم
وأشد ظهورا، آثارها في الخارج حتى لا يجوز النكاح بأزواج النبي ﷺ
بعد وفاته بخلاف الشيعية.

ترجمہ سہرے نزدیکی تو یہ ہے کہ حیات شہداء کے ساتھ حاضر نہیں ہے بلکہ انبیاء کی حیات ان سے قوی تر ہے اور خارج میں اس حیات کے آثار ظاہر ہونے کے اعتبار سے اشد ہے۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات سے نکاح جائز نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد شہداء کے خلاف یعنی شہید کی زوجہ سے اس کے وفات کے بعد نکاح جائز ہے۔

تفسیر مشہوری میں اصلاح وضع گوئی

﴿طبقات مشہورہ میں ۲۰۵ ج ۲﴾

میں میں آیت آگئی ہے۔

(۷) علامہ سید احمد رضا کی حدیث مذکورہ صحیح ہے اسے تحریر فرماتے ہیں۔

عن امیر القریٰ قال قال رسول اللہ ﷺ الانبیاء احياء فی قبورهم یصلون

فإذا ثبت ان انبیاء ﷺ حی فالنبی ﷺ لابد ان یموت ان یموت ان یموت ان یموت

حیاء لا یموت ان یموت النبی ﷺ حیاء

﴿طبقات مشہورہ میں ۲۰۵ ج ۲﴾

ترجمہ حضرت امیر القریٰ ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ حضرات انبیاء اپنی قبروں میں

زنده ہیں اور اُٹھ رہے ہیں۔ جب یہ بات ثابت ہوگی کہ حضرت محمد ﷺ زنده ہیں تو زندگی سے

کے لازم ہے کہ یا تو وہ ہم سب پر یا جان اور یہ بات تو ہرگز چار نہیں کہ حضرت محمد ﷺ جاگ رہے ہوں۔

﴿طبقات مشہورہ میں ۲۰۵ ج ۲﴾

(۸) علامہ سید احمد رضا کی حدیث منقولہ صحیح ہے کہ

وعو حی فی قبرہ یصلی۔ ترجمہ حضرت محمد ﷺ اپنی قبر میں زنده ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

﴿طبقات مشہورہ میں ۲۰۵ ج ۲﴾

(۹) علامہ سید احمد رضا کی حدیث منقولہ صحیح ہے کہ

غیر الانبیاء فالنہم لا یموتون فی قبورہم۔ ترجمہ ہاں انبیاء اس سے مستثنیٰ ہیں

اور انہی قبروں میں نہیں مرتے بلکہ زنده ہی رہتے ہیں۔

﴿زبد القانی میں ۲۳۲ ج ۲﴾

(۱۰) علامہ سید احمد رضا کی حدیث منقولہ صحیح ہے کہ

ان النبی ﷺ حی فی قبرہ کما ان الانبیاء احياء فی قبورہم۔

ترجمہ حضرت محمد ﷺ اپنی قبر میں زنده ہیں جس طرح کہ دیگر حضرات انبیاء اپنی قبروں میں زنده ہیں۔

﴿بذل الخیر وشرح ابوداؤد میں ۷۱ ج ۲﴾

(۱۱) علامہ سید احمد رضا کی حدیث منقولہ صحیح ہے کہ

والاحیاء ان یقال ان حیوانہ ﷺ لا یعتقہا موت بل یستمر حیاء

والانبیاء احياء فی قبورہم۔

ترجمہ بجز بات یہ ہے کہ کہا جائے کہ حضور ﷺ کی حیات ایسی ہے کہ اس کے بعد موت وار نہیں

ہوئی بلکہ وہی حیات آپ ﷺ کو حاصل ہے اور باقی حضرات انبیاء بھی اپنی قبروں میں زنده

ہیں۔

﴿عاشق بنامی میں ۱۵۸ ج ۲﴾

(۱۲) علامہ سید احمد رضا کی حدیث منقولہ صحیح ہے کہ

وذلك النصوص الصحيحة علی حیات الانبیاء

ترجمہ ان نصوص صحیحہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرات انبیاء زنده ہیں ﴿فتح المصنوع میں ۳۲۵ ج ۲﴾

بلکہ نیز دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ:

ان النبی ﷺ حی کما تقرروا وانہ یصلی فی قبرہ باذان واقامہ۔

ترجمہ حضور ﷺ زنده ہیں جیسا کہ اپنی جگہ سے یہ ثابت ہے اور آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں اذان

واقامت سے نماز پڑھتے ہیں۔

﴿فتح المصنوع میں ۳۲۵ ج ۲﴾

(۱۳) علامہ سید احمد رضا کی حدیث منقولہ صحیح ہے کہ

ان کثیراً من الاعمال قد ثبت فی القبور کالاذان والاقامہ عند

الدارمی وقرآۃ القرآن عند الشرمذی۔

ترجمہ بجز قبر میں بہت سے اعمال کا ثبوت ملتا ہے جیسے اذان واقامت کا ثبوت دارمی کی روایت

میں اور قرآۃ قرآن مجید کا ثبوت شرمذی کی روایت میں۔ ﴿فیض الباری میں ۱۸۳ ج ۲﴾

مسلمان بھائیوں غور کیجئے کہ قبر میں اذان واقامت کا ثبوت اور اسی طرح قرآۃ قرآن مجید کا

ثبوت حیات نبوی ﷺ کی کس قدر واضح دلیل ہے۔

(۱۲) علامہ شرف علی خاں قاضی فرماتے ہیں کہ (تکلیف و غیرہ کے بعد یہاں سے روایت کی ہے کہ مولیٰ المسکونہ کے فرما کر انہیں اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور انہیں اپنے حق میں چھ کدائی لگا دی گئی ہیں اور انہیں انہیں نہیں بلکہ خدا کے لئے ہے اور اس حیات سے یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ مسکونہ کو بریکہ ہمارے جانتے ہے ﴿نشر الملبس من ۲۱ مئی ۱۹۰۵ء برقی پرچم میں﴾

(۱۵) علامہ محمد عظیم خاں قاضی فرماتے ہیں کہ ہمیں جس طرح دنیا میں خاص خاص میں اور وہاں سے موت کے بعد بھی اجسام کو محفوظ رکھا جائے گا یہی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص قدرت اور خاص رحم سے وفیروں کی وفات کے بعد ان کے جسموں کو محفوظ رکھا ہے کہ ان کے قبروں میں محفوظ کر دیا ہے اور ان کو ایک خاص قسم کی حیات حاصل رہے گی جو اس عالم کے قوانین کے مطابق ہوگی اس لئے وہ ان کے پہنچنے اور پیش کے جانے کا سلسلہ ہی طرح جاری رہے گا۔

﴿معارف اللہ رب العالمین ص ۲۸۰﴾

(۱۶) علامہ سید حسین احمد مدنی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی حیات نہ صرف روحانی ہے جو کہ عام شہداء کو حاصل ہے بلکہ جسمانی بھی ہے اور انہیں حیاتِ انبیوی بلکہ بہت وجود ہے اس سے قوی تر۔ ﴿کتوبات فقہ اسلامیہ مکتوب نمبر ۳۳ ص ۱۲۰﴾

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنی وفاتِ ظاہری کے بعد انبیاء کی حیاتِ جسمانی اور بقائے علاقہ بھی انہیں حاصل ہے مگر جس طرح یہ عالمی وجود ہندو حضرات صرف اس کے قائل ہی نہیں بلکہ بہت بھی ہیں اور یہ نہ وہ شہداء سے اس پر دلائل قائم کرتے ہوئے متعدد مسائل اس کے بارے میں تصدیق فرما کر ثابت کر چکے ہیں۔ ﴿مجلس حیات ص ۱۲۰﴾

انہی حیاتِ الانبیاء اور فقہاء اسلام جہاں

(۱۷) علامہ محمد عظیم خاں قاضی فرماتے ہیں کہ خداوند سبحان ای اذ انزلت بالقرآن
منہ لعلہ ان یبشیرہ بالسلک اذا کان المصلی بعد ان

ترجمہ حضور ﷺ اس وقت خود نشے میں جب قریب سے عرض کیا چار بار اور فرشتے اس وقت پہنچتے ہیں جب یہ وہ سے پڑھا جا رہا ہو۔ ﴿مجلس حیات ص ۱۰۵﴾

(۲) علامہ حسن بن محمد بن علی الشیرازی فرماتے ہیں کہ

ولما هو مقرر عند المحققين انه ^{بشيء} حتى يبرق متفتح بجميع الملا
ذو العبادات غير انه حجب من ابصار القاصرين عن شريف
المقامات.

ترجمہ محققین علماء کے نزدیک یہ بات سنی شدہ ہے کہ حضور ﷺ زندہ ہیں آپ کو رزق دیا جاتا ہے اور آپ ﷺ تمام لذتوں اور عبادتوں سے متنع ہیں مگر ان کی ہول سے اوائل ہیں جو ان پر منع مقامات تک رسائی سے قاصر ہیں۔ ﴿نور الانوار ص ۱۹۵﴾

اس عبارت میں محققین کا مسلک یہ بتایا گیا کہ حضور ﷺ زندہ ہیں اور رزق اور عبادت سے متنع ہیں لیکن یہ رزق انہیں اور حسی نہیں بلکہ عالم غیب اور دوسرے جہان کا ہے۔

(۳) علامہ ابن حاتم فرماتے ہیں کہ

تستقبل القبر بوجهك ثم تقول السلام عليك ايها النبي ورحمة
الله وبركاته ، وذلك انه عليه السلام في القبر الشريف المكرم
على شقه الايمن مستقبل القبلة.. ثم يسئل النبي الشفاعة فيقول يا
رسول الله ^{صلى} اسئلك الشفاعة يا رسول الله ^{صلى} اسئلك الشفاعة
وليكثر دعائه بذلك في الروضة الشريفة عقيب الصلوة عند
القبر ويجتهد في خروج الدمع فانه من امارات القبول وينبغي ان
يتصدق بشئ على جيران النبي ^{صلى} ينصرف متباكيا متحسرا
على الفراق المحضرة الشريفة الذبوية و القرب منها.

اس لیے علم علیہ السلام اپنی قبر مبارک میں ۱۰ میں کھڑے تھے کہ طرف رشاک سے مراد ہے۔
 حضرت علیہ السلام سے مناجات کرنے کی تلقین بھی کر کے کہ ہر سال اللہ تعالیٰ میں شفا سے
 سوال عرض کرتا ہوں وہ قبر مبارک میں اور شریف کے بعد۔ اور قبر مبارک کے پاس ہر گز
 سے دعا کرے اور نہ آجائے کی حد تک زاری کرے یہ تک یہ قیامت کی علامات میں سے
 ہیں۔ اور چاہئے کہ وہ قبر مبارک کے چاروں طرف پر گھومے بھی کرے ہر روز ۴۰ بار سُبْحَانَكَ کے
 قرب اللہ سے شکر ادا کرے اور گناہوں کو بخش دیتے ہوئے وہ اس سے۔

﴿۱﴾ حدیث نمبر ۳۱۹ ج ۲ ص ۳۳۷ ج ۳ ص ۳۳۷

﴿۲﴾ علامہ شریعتی تحریر فرماتے ہیں کہ

وَمَا هُوَ مَثُورٌ عِنْدَ الْمُحَلِّقِينَ لَهُ سُبْحَانَكَ حَتَّى يَرْزُقَ مُسْتَلْعٌ بِجَمْعِ
 الْعِلْمِ وَالْعِبَادَاتِ غَيْرِ الشَّاحِبِ عَنْ ابْصَارِ الْقَاصِرِينَ عَنْ شَرِيفِ
 الْمُسْتَلْعَاتِ.

ترجمہ محققین کے نزدیک یہ طے شدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندقہ کو رزق بھی دیتا ہے اور
 عبادات سے آپ لذت بھی اٹھاتے ہیں۔ اہل اتنی بات ہے کہ وہ ان نگاہوں سے پردے میں ہیں
 جو ان عقائد تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔
 ﴿۳﴾ مرقاۃ المفاریح ص ۳۰۵ طبع کراچی

﴿۴﴾ مدائن عابدین ثنائی نور اللہ مرقدہ، امام ابو الحسن و شعری کی طرف لفظ منسوب عقیدے کی
 تردید کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

لَا ان الانبياء احياء في قبورهم وقدا قام التنكير على افتراء، ذالك
 الامام المعارف ابو القاسم القشيري.

ترجمہ۔ اس لئے کہ حضرات انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور امام ابو القاسم القشیری نے اس افتراء
 کی نفی سے تردید کی ہے۔

(ثنائی ص ۱۵۱ ج ۳)

علامہ ایک دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ

ان الانبياء احياء في قبورهم كما ورد في الحديث.

ترجمہ۔ حضرات انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

﴿۱﴾ مرقاۃ المفاریح ص ۳۰۵ ج ۲ ص ۳۳۷ ج ۳ ص ۳۳۷
 ﴿۲﴾ حدیث نمبر ۳۱۹ ج ۲ ص ۳۳۷ ج ۳ ص ۳۳۷

سوال۔ نمبر ۳۰۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حیات ہونا مسلمات اہل سنت و جماعت سے ہے ہر قبض
 روح و جن و مقین و مدفن و غیرہ اور متانی حیات معلوم ہوتے ہیں۔ اور حیات انبیاء و مشعل حیات
 شہداء عند اللہ و ان کا کیا ہونا ہے تو ان کی کیا فرق ہوگا؟

الجواب۔ انبیاء کی حیات شہداء کی حیات سے بھی اعلیٰ اور اتم ہے اور مراد اس سے حیات دنیاوی
 ظاہری نہیں ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّكَ صِدِّيقٌ وَ اَنْتُمْ مَبْتُحُونَ بِمَا اَلْهَمَ
 اَمْوَاتٌ ظَاهِرٌ يَسْبُغُ بِهٖ جَارِيٌّ ہوتے ہیں اس مسئلہ کی پوری تحقیق آپ حیات معنوی حضرت مولانا
 محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ میں مذکور ہے اس کو دیکھ لیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۳۶ ج ۱)
 ہذا اور دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں۔ اور انبیاء کی حیات خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات شہداء کی
 حیات سے افضل و اعلیٰ ہے اور بحث اس کی طویل ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۳۶ ج ۱)

﴿۳﴾ حیات الانبیاء اور مفتی محمود

﴿۴﴾ علامہ انقلاب مولانا مفتی محمود نور اللہ مرقدہ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

السوال۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیا کی ہی ہے یا اور طریقہ پر ہے یا حیات برزخی ہے؟
 الجواب۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد الطہر سے وہ تمام افعال و اعمال بدرجہ اتم و اکمل صادر ہوتے ہیں۔

خود دنیاوی حیات میں ہوتے تھے۔ اس پر علماء اہل سنت کا اجماع ہے البتہ یہ بات کہ ایک مرتبہ
 حیات بالکلیہ مرتفع ہوئی ہے اور پھر عود کر آئی ہے یا حیات صرف مستور ہوئی ہے مرتفع نہیں ہوئی
 اور اس مسألتہ الحیوۃ کو ہی موت کہا جاتا ہے اس میں دونوں اقوال اہل سنت علماء کے مشغول
 ہیں حضرت مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند اس کے حاکم ہیں کہ آپ پر موت ظنی یا ظاہری

ہوئی ہے

لیکن موت سائر الحیوۃ کی واقعہ الحیوۃ نہیں گویا آپ ﷺ کی حیات و نبوی مستمر ہو چکی ہے
 رہی ہے۔ صرف چند لحظات کے لئے وہ حیات کی مستور ہوئی کہ حرکات و افعال اس سے متاثر ہو
 جاتے تھے اور یہی آپ کی موت ہے۔ ۱۶۴ھ کی موت سے پہلے وہ حقیقت ہے آپ حیات کو مٹا کر
 فرما دیں۔ اب اگر اس حیات کو نبوی کہیں تو بھی صحیح ہے اور برزخی میں بھی صحیح کہ بعد الموت ہے
 جب بھی صحیح ہے۔ لیکن یہ عقیدہ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے خلاف ہے کہ آپ ﷺ کی
 روح آپ ہی حالت موجودہ آپ کے جسد اطہر سے متعلق نہیں ہے وہی شخص میں ہے اور جسد اطہر
 حرکت عالم قبر میں موجود ہے۔ (فتاویٰ مفتی محمود ص ۱۵۹ ج ۳)

یہ نیز قاعدہ جمیع مفتی محمود نور احمد قدس و ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

الجواب۔ نبی کریم ﷺ اپنی قبر شریف میں ہی زندہ ہیں۔ اور قبر شریف پر سلام پڑھا جائے تو سنتے
 ہیں اور جواب دیتے ہیں۔ اور ہر جگہ سے سننے بلکہ دور و دراز سے مسودہ اسلام پڑھنے والوں کا
 سلام آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا دیا جاتا ہے یہی عقیدہ اہل سنت والجماعت کا ہے۔

(فتاویٰ مفتی محمود ص ۲۸۴ ج ۱ کتاب احکام)

یہ نیز قاعدہ جمیع مفتی محمود صاحب ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:-

السوال۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حضور ﷺ کے رونق اقدس پر یعنی مواجہہ شریف
 بہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ کیا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ احادیث سے ثابت ہے کہ ہر مسلمان کی قبر پر سلام کرتے وقت یہی دعا خطاب سلام کیا
 جاتا ہے۔ والسلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بیکم لا حقون
 ننسائی اللہ لنا ولکم العافیۃ

پھر قبر شریف پر صیغہ خطاب سے سلام کرنے سے کیا مانع ہے جبکہ متعدد احادیث سے بھی یہی بات
 ثابت ہے کہ قبر شریف کے پاس مسلمان کو حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچانے کی اجازت ہے۔

اخرج البیهقی فی شعب الایمان من صلی علی عند قبری سعتہ
 ومن صلی علی نانہا بلغتہ۔ (الحدیث)

(فتاویٰ مفتی محمود ص ۲۸۴ ج ۱ کتاب احکام)

۲۔ محدث کبیر نقیہ العصر مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد رفیع صاحب دامت برکاتہم العالیہ ایک سوال
 کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں

السوال۔ انبیاء کرام کی قبر کی زندگی کس طرح ہے؟

الجواب۔ اشیاء ہے کہ حیات روحانی اور جسمانی علی حسب اختلاف المراتب ہر مردہ کے لئے ہوتی
 ہے خواہ مسلمان ہو یا کافر۔ بدلیل احادیث القبر و عذابہ۔ البتہ انبیاء کی ارواح مبارکہ
 طریق موت کے بعد اجساد مبارکہ کو واپس کئے گئے ہیں۔ ویقال علی الحیوۃ الذنیوۃ
 وهو قول اکثر الاکابر ویؤیدہ حدیث البیهقی فی رسالۃ بخلاف شہداء
 کے کہ ان کی ارواح جنت میں ہیں۔ لیکن ان کا اجساد سے ایک خاص تعلق ہے۔ ویقال لہا
 الحیوۃ البرزخیہ لا ریب فی کمال الا ولی مع ان جسد النبی ﷺ خیر
 من الجبۃ وغیر ہا۔ یعنی اس حیات کا موت کے ساتھ تھام نہیں ہے۔ لانیضا طاریہ
 بعد الموت ولان موت الانبیاء نہیں کموت غیر ہم کما ان نومہم
 لیس کقوم غیر ہم۔ الخ۔

(فتاویٰ دیوبند المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ ص ۳۳۹ ج ۳)

﴿حیات الانبیاء اور فتاویٰ حنائیہ﴾

حضور ﷺ اور دیگر تمام انبیاء کے بارے میں تمام اہل سنت والجماعت اور جملہ اکابرین و محدثین
 مسلک یہ ہے کہ وفات معلومہ کے بعد تمام انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ
 بعد مخلوق و مامون ہیں اور جسد غضری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے۔ جو حیات

[illegible]

وَمِنْ النَّاسِ مَنِ هَالَكَ قَوْلُ قَالٍ وَهَوَىٰ إِلَهُهُ مِنَ الْأَشْيَاءِ أَحَدَهَا فَمِنْ قَوْمِهِ وَمَعَهُ يَصْلُونَ. (سندائے علی با مع الصغیر ۱۰۳) (فتح الباری ص ۱۳)
(مراۃ ص ۲۱۲ ج ۲) (فیض الباری ص ۱۴ ج ۲)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْسِي فِي حَبْلِ اللَّهِ إِهْوَاتٍ بِاللَّهِ

جب شہداء کے لئے قلع قمع کے باوجود حیاتِ حبیبہ ہے تو انبیاء کے لئے اس سے ارتق اور اعلیٰ حیاتِ نظریقِ اولیٰ بہت ہوگئی یہ آیت و امانتِ اخص کے اعتبار سے انبیاءِ مکرمہ کی حیاتِ بعد الموات برائیکہ واضح و بیکس ہے۔ چنانچہ حضرت شوکانیؒ سمجھتے ہیں کہ

ورد النص في كتاب الله تعالى في حق الشهداء أنهم أحياء يرزقون وإن الحياة
لغيرهم مسقطلة بالعدس فكيف بالأنبياء والمرسلين (آية في القرآن 29: ١٠)

ایک دوسری جگہ قبر پر فرماتے ہیں کہ حضرت مہدیؑ کا قبر میں نماز پڑھنا اس حدیث کو امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

حدثنا عذاب بن خالد و شيبان بن فروخ قالوا اخبرنا حماد بن سلمة
القفطاني و سليمان التيمي عن انس بن مالك ان رسول الله ﷺ
قال النبي وفي رواية عذابة مررت على موسى ليلة اسرى عذبة

الكهنة الاحمر وهم قائم بعصلي في القدس من ١٠١٠ ح ١ باب فضائل
موسى عن انس بن مالك ان رسول الله قال اثبت ليلة اسرى
في على موسى عند الكهنة الاحمر وهم قائم بعصلي في
القدس (نص من ٣٣٢ ح ١ كتاب قيام الليل) (نص من ٣٣٢ ح ١)

(تفسیر و حیات الانبیاء و ائمه)

مقامات اور حیات الہیہ کے غور ان کے تحت آئے تفصیل سے دیکھ لیا کہ انہوں نے پرانی روشنی پر
میں ہے کہ مسطر سے انہوں کا ثبوت ہو چکا ہے تاہم طبعیاتی دل کی نئی طریقہ سے متعلق چند
مشرق کو اے عقل کے حارس ہیں۔

(۱) حبیب اللہ کی نور اللہ مرثدہ و تکریم فرماتے ہیں۔

نحن نؤمن ونصدق بأنه **لا شيء** حي يرزق في قبره وإن جسده الشريف لا تأكله الأرض والاجماع على هذا.

ترجمہ: تیار ایمان ہے اور ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ آپ کو ہاں برزق بھی ملتا ہے اور آپ ﷺ کے جسد اطہر کو مٹی نہیں کھاتی ہے اور اس عقیدے پر اہل حق کا اجماع ہے۔ (القول البدیع ص ۷۷)

(۲) شیخ عبدالحق محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں کہ:

حیاتِ انبیاء متفق علیہ است هیچ کس دلیلی خلافی نیست
ترجمہ: انبیاء کی حیات متفق علیہ ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

(اشعفت المذات في ١٣١ ج ١)

(۳) نواب قطب الدین نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں: ”میں نے انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں مسئلہ متفق علیہ سے کسی کو اس میں خلاف نہیں کر سکتا اور جسائی اور انبیائی ہے۔“

(سطح برقی ۳۵۴)